بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملت اسلامیہ کی ہمہ جہت تعمیر وترقی اور وقار و بہار کی بقاو بحالی کے لیے
تاریخ میں پہلی بار ایک تاریخ ساز تحریک

اور ایک نئے دور کا آغاز

نالج سیٹی، کشن گنج

(مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی)

تعارف..........مقاصد..........طریقۂ کار

طباعت: ۲/اکتوبر ۲۰۲۳ء

پیغامات وتائیدی بیانات

☆ حضرت شاہ سبحانی میاں ☆ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری ☆ سید شاہ مہدی میاں ☆ مفتی محمود اختر القادری ☆ حضرت توصیف میاں ☆ حضرت ارسلان میاں ☆ مفتی شیر محمد رضوی ☆ مفتی ولی محمد رضوی ☆ مفتی عبد الستار رضوی ☆ صوفی محمد عبد الوحید ررضوی ☆ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری ☆ علامہ طارق انور مصباحی ☆ ماسٹر افتخار حسین رضوی ☆ علامہ شاکر رضا نوری

ترتیب و پیشکش
ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی
و دیگر اراکین
نالج سیٹی، کشن گنج، بہار

زیر اہتمام:
مرکز برکاتِ رضا
ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ، میرا روڈ، بمبئی و سیمانچل ایجوکیشن ٹرسٹ، خواجہ نگر، کشن گنج
فون نمبر: 9137535376/9869328511
ویب سائٹ: wwwmbreducampus ای میل: info@mbreducampus.com
بینک اکاؤنٹ: Markaz Barkat-e-Raza Educational&Charitabale trust
بینک اکاؤنٹ نمبر: 39044824281 / Ifsc code sbin0011755
برانچ: Mira road

تعارف

مرکز برکات رضا ٹرسٹ بمبئی و سیمانچل ایجوکیشن ٹرسٹ کشن گنج کا قابلِ فخر انقلابی پروگرام

قوم وملت کی ہمہ جہت تعمیر، ترقی، تبدیلی کا ایک جامع لائحہ عمل

اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

ملت اسلامیہ کی سربلندی، مسلک اہل سنت کی ہمہ جہت تعمیر وترقی کے لیے ایک کثیر المقاصد اور طویل مدتی منصوبہ، جس کے لیے کم از کم پچاس ایکڑ زمین درکار ہے۔ اس تاریخ ساز تحریک کے چار مراحل ہوں گے۔ پہلے مرحلے کی زمین حاصل اور کام کا اغاز ہو چکا ہے۔ یوں ہی اگلے مراحل طے ہوں گے، ان شاء اللہ الکریم۔ پہلے مرحلے کا نقشہ اور پلان یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

ہمارا نصب العین

☆ ......قوم وملت کی ہمہ جہت تعمیر، ترقی، تبدیلی کا ایک انقلابی قدم

☆ ......مذہبی، سیاسی، تجارتی، معاشی میدانوں میں نمایاں پیش رفت

☆ ......دینی وعصری تعلیم کے شعبہ میں طاقتور پیش قدمی

☆ ......صنعت وحرفت اور موڈرن ٹیکنالوجی کے بڑھاوے میں منظم کوشش

☆ ......فوز وفلاح اور رفاہ عام کے کاموں میں پیش پیش رہنا

☆ ......معاش وروزگار کی راہیں تلاش کرنا، ملی اتحاد اور قومی یکجہتی کو بحال رکھنا

☆ ......خدمتِ خلق، انسانیت سے پیار، سیاسی، سماجی جرائم کا سدھار

☆ ......اور ایمان وعقیدہ کی فصلِ بہار کو بہر قیمت اجڑنے نہ دینا۔

☆ ......دینی وعصری تعلیم وہنر ایک چھت کے نیچے ☆ قاعدہ بغدادی سے درس بخاری شریف تک ☆ ایل کے جی سے پی جی تک ☆ انجنیر نگ، میڈیکل، ماڈرن ٹیکنا لوجی، آئی ٹی، پولیٹکنک، جے ڈبل ای، نیٹ، یو پی ایس سی، بی پی ایس سی کی تیاری تک ☆ ذہین دینی وعصری طلبہ کے لیے وظائف ☆ بے علم کو تعلیم، بے ہنر کو ہنر اور بے روز گار کو روز گار فراہم کرنے کے لیے شارٹ ٹائم تربیتی کورس ☆ یتیموں، بیواؤں، لاچار مریضوں کی امداد رسانی، غریب بچیوں کی شادی وغیرہ اور بہت کچھ۔

طریقۂ کار

☆ ......طریقۂ کار یہ ہے کہ ملک بھر میں شہری سطح پر امام احمد رضا تعلیمی کنونشن کا انعقاد کرنا، تعلیم یافتہ، باشعور دردمند اور مخلص افراد کے درمیان ڈسکس اور رائے، مشورے کرنا اور وسائل کی فراہمی کی کوشش کرنا۔

☆ ......پچاس ایکڑ زمین کے لیے پچاس افراد، یا آدھا آدھا ایکڑ کے لیے سو افراد چاہیے، جو زمین کی خریداری میں حصہ لے کر اپنے شیئر کو وقف کر دیں۔

☆ ......اسی طرح کچھ بیس شعبوں کے لیے کم از کم دو سو کمروں کی تعمیر کے لیے دو سو افراد یا دو فرد مل کر ایک کمرہ یا کوئی ٹرسٹ، سوسائٹی، ادارہ یا فرد واحد ایک یا ایک سے زائد کمروں کی تعمیر کی ذمہ داری قبول کریں یا پھر ایک شعبہ یا ایک بلڈنگ کی تعمیر کے لیے آگے آئیں۔ یہ کام انفرادی بھی ہوسکتا ہے اور گروپ کی کی شکل میں بھی۔

☆ ......اپیل: قوم وملت کے دردمندوں سے گزارش ہے کہ وہ خود سے یا ہماری دعوت پر پلاٹ پر تشریف لائیں۔ پلاٹ اور پلان کے دیکھنے کے بعد اچھے مشوروں، قانونی و مالی وسائل کی فراہمی کی صورتوں کی نشاندہی اور دعاؤں سے نوازیں۔ اٹھیں اور جلد اٹھیں۔ اللہ و رسول کی رضا، قوم وملت کے وقار کی بحالی اور اپنی نئی نسل کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لیے اس کام میں اپنا حصہ ڈالیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنی جنت آپ بنائیں۔

☆......☆......☆

پیغامات وتائیدات

حضرت علامہ شاہ محمد سبحان رضا سبحانی میاں، بریلی شریف

حامداً وّ مصلیاً وّ مسلماً

عزیزم مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس رضوی زید مجدہ کی زبانی یہ سن کر بڑی مسرت و شادمانی ہوئی کہ مرکز برکاتِ رضا ایجوکیشنل اینڈ چیریٹبل ٹرسٹ کے زیر انتظام سیمانچل خطہ کے ضلع کشن گنج میں 'نالج سیٹی' (مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی) کے نام سے ایک عظیم الشان دانش کدہ کے قیام کی تحریک کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اللہ رب العزت اس ہمہ جہت اور کثیر المقاصد منصوبے کی تکمیل کے اسباب مہیا فرمائے اور اہل خیر حضرات کو اس جانب متوجہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفرلہ

مرکز اہل سنت خانقاہ قادریہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف

۲۰ ؍شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

سلطان الاساتذہ ممتاز الفقہا محدث کبیر

حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ

بانی وسربراہ جامعہ امجدیہ گھوسی، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے اس چیز کا علم ہونے کے بعد کہ حضرت مولٰینا غلام جابر شمس ایک شاندار درسگاہی اور فلاحی ادارہ قائم کررہے ہیں، جو مرکز برکاتِ رضا بمبئی کے زیر اہتمام ہے اور اس پلان کا آغاز آپ کشن گنج، جو صوبہ بہار کا ایک مشہور شہر ہے، وہاں اس کا آغاز کر رہے ہیں اور اس کا نام تجویز ہوا ہے 'نالج سیٹی' کشن گنج۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام پلانوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اس کے لیے جس زمین کا یہ سودا کرنے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اس کے لیے سرمایہ کا انتظام فرمادے اور میں اہل سنت کے ذی حیثیت مخلص بزرگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس نیک کام میں جہاں تک ہوسکے، بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر سے مالا مال فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے عرض ہے کہ حضرت مولٰینا غلام جابر شمس صاحب کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا فرمائے اور جس طرح سے آپ نے مرکز برکاتِ رضا کے تحت بہت سارے قلمی کارنامے انجام دیئے ہیں، اسی طرح سے قلمی اور فکری اور تدریسی و تعلیمی تمام کاموں میں ان کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، آمین بجرمۃ سید الانبیا والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

میں ضیاء المصطفیٰ قادری بول رہا ہوں

اللہ تعالیٰ میری باتوں میں اثر عطا فرمائے۔

۳/مارچ ۲۰۲۲ء

حضرت سید شاہ محمد مہدی میاں، گدی نشین درگاہ معلیٰ اجمیر شریف

ایک پیغام: عوام وخواص کے نام

آج کے تعلیم یافتہ دور میں مزید چراغ علم کا اضافہ

الحمدللہ! یہ پہل صوبہ بہار کے باوقار گھرانے کے فرزند علم دوست صاحب علم ہمدرد قوم وملت عزیز گرامی ڈاکٹر مولینا غلام جابر شمس صاحب نے اپنے چند احباب ومخلصین کی ٹیم کے ساتھ ایک مثالی قدم اٹھایا۔ قابل مبارک باد ہیں وہ سبھی حضرات، جنہوں نے 'نالج سیٹی' کی شکل میں ملت کو ایک خوب صورت تحفہ دیا۔ اس عمل خیر کی ابتدا کے لیے موصوف اپنے سفر کا آغاز آج ۲۴ رجنوری بروز دوشنبہ ۲۰۲۲ء دارالخیر اجمیر القدس کی مقدس سرزمین سے کیا، وللہ الحمد۔

فقیر چشتی بارگاہ رب العزت میں بطفیل باب العلم حضور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے وسیلے اور بصدقہ حضور غریب نواز رضی المولیٰ عنہ دست بدعا ہے، مولیٰ کریم موصوف کے عزائم کو احسن طریقے سے پورا کرنے کے مواقع عطا فرمائے۔ علم دوست حضرات سے امید ہی نہیں، بلکہ یقین کرتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ فرما کر علم دوستی کا ثبوت دیں۔

فقط دعا گو: سید محمد مہدی

تاج السنہ حضرت علامہ محمد توصیف رضا خان توصیف میاں بریلی شریف

ایک خاص پیغام اہل سنت کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم السلام علیکم

میں آج ۷/ اکتوبر (۲۰۲۲ء) کو میرا روڈ کی مسجد میں حضرت مولانا محمد مثنی صاحب کی دعوت پر حاضر ہوا۔ یہاں حضرت مولانا غلام جابر صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے اپنی کچھ خدمات، جو اہل سنت کی ترقی و بقا اور استحکام کے لیے کرتے ہیں، مجھے دکھائی۔ اس میں انہوں نے دین وسنت اور مذہب حق مذہب مہذب مسلک اہل سنت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت اور عوام اہل سنت کی اصلاح کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کو مزید حوسلہ عطا فرمائے کہ یہ دین وسنیت کی آب یاری کرتے رہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں جو سعی و کوشش فرما رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی سعی و کوشش کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ساتھ فلاحی کام بھی یہ کرتے ہیں اور ابھی انہوں نے جو نیا کام شروع کیا ہے، یہ کشن گنج، بہار کی تاریخ میں پہلی بار ایسا کام ہو رہا ہے کہ 'نالج سیٹی' اور 'مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی' کا قیام عمل میں لانے کے لیے زمین حاصل کر لی گئی ہے، جو مرکز برکات رضا کے زیر اہتمام کام چل رہا ہے۔ میں تمام عوام اہل سنت سے عموماً اور اہل سلاسل سے خصوصاً، بالخصوص سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ کے متوسلین سے محبین سے متعلقین سے یہ اپیل کروں گا، مشورہ دوں گا کہ تعاون کے ہر موقع پر حضرت مولانا غلام جابر شمس صاحب کا تعاون کریں۔ تاکہ ان کا جو پلان ہے، ان کی جو کوششیں ہیں ، اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں ان کو کام یاب فرمائے اور بہار کے اس علاقے میں اس طرح کی ایک یونیورسیٹی کی ضرورت ہے، جس کو مولانا غلام جابر شمس صاحب اپنی سعی و کوشش سے انجام تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو حوصلہ عطا فرمائے، ہمت عطا فرمائے، جرأت عطا فرمائے کہ یہ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب پر اپنا فضل و کرم عطا فرمائے۔ سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، بارک اللہ۔

میں فقیر قادری محمد توصیف رضا خان مرکز اہل سنت بریلی شریف کے خادم کی حیثیت سے حضرت مولانا کو میں نے اپنی یہ آواز پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو برکتیں نصیب فرمائے۔

☆......☆......☆

حضرت علامہ مفتی محمد ارسلان رضا خان ارسلان میاں، بریلی شریف

باسمہ تعالیٰ

حضرت مولینا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی صاحب قبلہ آج فقیر سے ملاقات کے لیے رضوی دارالافتا (واقع روبرو مزار اعلیٰ حضرت) تشریف لائے۔ ان کی آمد سے بے حد مسرور ہوا۔ اس سرور کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آمد سے ایک دو دن پہلے ہی سے وہ اپنی ترتیب کردہ کتاب (امام احمد رضا: خطوط کے آئینے میں) کی وجہ سے فقیر کے ذکر و خیال میں تھے۔ دراصل سرکار اعلیٰ حضرت کے ایک مکتوب کے سلسلے میں مجھے اس کتاب کی ضرورت تھی۔ حالاں کہ اس کا بہت پہلے ہی بالاستیعاب مطالعہ کر چکا تھا۔ مگر اس میں سرکار اعلیٰ حضرت کے علامہ انوار اللہ خان فاروقی علیہ الرحمہ کے نام کچھ خطوط کے اقتباسات چاہیے تھے۔ مگر کتاب کہیں رکھ کر بھول گیا۔ جواب تک نہ مل سکی اور پھر حسن اتفاق سے دوسرے ہی دن مصنف بنفس نفیس تشریف لے آئے، فقیر اسے عقیدت و محبت کی کشش تصور کرتا ہے۔

بہر حال مصنف موصوف ایک مشاق قلم کار اور صاحب طرز مضمون نگار ہیں۔ درجنوں کتابیں اور مقالات آپ کے نوک قلم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں۔ اب تک خلوت و تنہائی میں کام کرنے کے عادی تھے۔ نہ طعن و تحسین سے نوش و نیش رکھتے اور نہ ہی مدح و ذم کو گوش و ہوش دیتے تھے۔ بس کنج خمولی میں قلم و دوات اور کتب سے رشتہ تھا، مگر اب آپ ہی کی زبانی معلوم ہوا کہ گوشۂ تنہائی سے نکل کر میدانِ عمل میں جست لگانے کو کمر بستہ ہیں اور ایک عظیم الشان ادارہ، بلکہ مجوزہ و متوقعہ یونیورسیٹی کے قیام میں کوشاں ہیں۔ ان کے اس پروجیکٹ اور عزم کو دیکھ کر خوشی ہوئی اور اس کی تکمیل و تعمیر کے لیے فقیر کے دل سے دعا بھی نکلی۔ فقیر قادری اہل خیر حضرات کو اس عمل نیک میں ان کا ساتھ دینے کے لیے راغب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر محمد ارسلان رضا قادری غفرلہ

خادم رضوی دارالافتا و خانقاہ قادریہ رضویہ مرکز اہل سنت بریلی شریف

۵؍ مارچ ۲۰۲۲ء

نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت مفتی محمود اختر القادری، قاضی شہر بمبئی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ و صل و سلم علی حبیبہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیاط الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان تنصر اللہ ینصر کم و یثبت اقدامکم

الھم صل علی سیدنا مولینا محمد طب القلوب و دوائھا و عافیۃ الابدان و شفائھا و نور الابصار و ضیائھا و علی آلہ و اصحابہ دائماً ابداً

فقیر قادری محمود اختر القادری آپ حضرات سے مخاطب ہے۔ حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی صاحب سے ان کے 'نالج سیٹی' کے متعلق معلومات حاصل ہوئی اور ان کے منصوبے الحمدللہ قابل قدر ہیں۔ ان کا عزم مصمم ہے کہ ایک علمی شہر آباد کیا جائے، جہاں قوم کے نونہالوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ہی ساتھ عصری تعلیم سے بھی انہیں بہرہ ور کیا جائے۔ اس کے لیے 'امام احمد رضا یونیورسیٹی' تعمیر کی جائے اور بہت وسیع زمین کے سلسلے میں سودا بھی ہو چکا ہے۔ الحمدللہ رمضان المبارک سے چند روز پہلے (۲۸/۲۹/ مارچ ۲۰۲۲ء) یہ فقیر قادری خود کشن گنج حاضر ہوا اور وہ طویل و عریض زمین دیکھی، جس کا حضرت مولینا غلام جابر شمس نے سودا کیا ہے اور دس ایکڑ زمین کا ایگریمنٹ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے اکناف و اطراف میں کافی زمینیں ہیں، اس کا سودا کیا جا سکتا ہے۔ علمی شہر آباد کرنے کے لیے اور اس علاقے میں اس کی سخت ضرورت بھی ہے۔ کیوں کہ اغیار اپنے طور پر بہت بڑے پیمانے پر کام کر کے اور عصری تعلیم کا نام دے کر ہمارے اپنے نوجوانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بے دین بنا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت مولینا غلام جابر شمس نے یہ قدم اٹھایا ہے، جو بڑا نیک قدم ہے اور اس کی مکمل تائید پوری قوم کی طرف سے ہونی چاہیے اور چوں کہ بہت بڑا منصوبہ ہے۔ ایک شہر آباد کرنا ہے علم کا، کافی سرمایے کی ضرورت ہوگی۔

لہٰذا یہ فقیر قادری جس نے اس زمین کا جائزہ لیا ہے، موقعے کی زمین ہے، اس کی خریداری اور اس کے بعد پھر مختلف منصوبوں کے تحت عمارتوں کی تعمیر کا کام وہاں انجام دینا ہے۔ کثیر سرمایہ صرف ہوگا۔ یہ فقیر قادری مخیر حضرات سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خصوصی توجہ دیں اور اس عظیم منصوبے کے پایۂ تکمیل کے لیے سرمایہ فراہم کریں۔ تا کہ دنیاوی طور پر بھی ہماری قوم دنیاوی تعلیم سے بھی آراستہ ہوں اور دینی تعلیم سے بھی

آراستہ ہوکر مسلک اور دین کی خدمات انجام دے اور آئندہ ہمیں دوسروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔اس معاملہ میں ہماری قوم خود کفیل ہوجائے۔ایسا منصوبہ اور ایسا عزم مصمم حضرت مولینا کا ہے۔بڑی خوشی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے تمام منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور تمام مخیر حضرات کو اللہ تعالیٰ ان کے منصوبے کی تکمیل کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کے لیے توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے۔دارین میں ہر ایک کو بہتر صلہ عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولینا محمد وآلہ واصحابہ وذریاتہ واھل بیتہ اجمعین برحتك یا ارحم الراحمین۔

شیر راجستھان حضرت مفتی شیر محمد صاحب رضوی

سر براہ اعلیٰ دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور

برادرانہ درخواست

آج سنی احباب اور سنی ادارے حریف ومخالف کے بالمقابل بہت پیچھے ہیں۔اس پستی اور تاخیر کا بنیادی سبب معیار علم میں ہماری تساہلی ہے۔ندوہ ہو یا دوسرے ان کے ادارے، ان میں جدید اور قدیم میں ایسا ربط ہے، جو قابل رشک ہے۔ ہمارے عالم اس وقت صحیح معنوں میں عالم اور رہبر قوم بنیں گے، جب وہ قدیم صالح اور جدید نافع کے زیور سے مزین ہوں۔

لہٰذا ایسے ادارے کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جو عربی ادب اور انگریزی ادب کا مجمع البحرین ہو۔ برادرم ڈاکٹر علامہ غلام جابر شمس صاحب اس دور میں ماضی کے علما کی زندہ جاوید تصویر ہیں، عربی ادب ہو یا انگریزی ادب، فارسی ادب ہو یا اردو ادب ، ہر زبان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت پر ایسی نادر الوجود کتب تحریر فرمائی ہیں، جن کی نظیر ملنا کارِ دشوار ہے۔ ایسا محقق عالم، جس پر ہماری جماعت جتنا فخر کرے، کم ہے۔آپ ایک مثالی ادارہ، جو قدیم وجدید کا حسین مرقع ہو، اس کی تعمیر کا عزم لے کر میدان میں اترے ہیں، ایسے ادارے میں اپنی حلال کمائی خرچ کر کے ہم صحیح معنوں میں دین متین کی خدمت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔لہٰذا اہل راجستھان سے پرخلوص درخواست ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اس قابل رشک کاوش پر بھر پور اعانت فرما کر اس ادارہ کو اوج ثریا بخشیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

[۱] شیر محمد خان رضوی، ۳۰/جنوری ۲۰۲۲ء، شیر راجستھان حضرت مفتی شیر محمد خان رضوی دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور [۲] محمد عالم گیر رضوی مصباحی، ۳۰/جنوری ۲۰۲۲ء، حضرت مفتی محمد عالم گیر رضوی مصباحی، مفتی دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور [۳] محمد فیاض عالم رضوی، ۳۰/جنوری ۲۰۲۲ء، حضرت مولانا محمد فیاض عالم رضوی، ایڈیٹر ماہنامہ 'طیبہ' جودھ پور

حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی

سربراہ ودیگر اراکین سنی تبلیغی جماعت، باسنی، ناگور شریف

اپیل وگذارش

ماہر رضویات امیر القلم حضرت علامہ مولٰینا ڈاکٹر غلام جابر شمس رضوی صاحب بانی مرکز برکاتِ رضا ٹرسٹ میرا روڈ بمبئی، ہماری جماعت کے منفرد المثال صاحب قلم، مصنف کتب کثیرہ ہیں۔ اپنے اندر دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہیں۔ بایں وجہ ہمہ دم اہل سنت کی ترویج واشاعت میں مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افکار وتعلیمات کا فروغ اور اشاعت آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔ اب ایک نئے عزم وارادہ کے ساتھ مسلم نسل کے ایمان وعقیدے کے تحفظ کے لیے 'نالج سیٹی' (مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی) کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لہٰذا اہل سنت ومخیران قوم وملت سے پر خلوص اپیل وگذارش کرتے ہیں کہ موصوف کا دل کھول کر تعاون کریں۔ تاکہ دین وسنیت کا یہ مضبوط قلعہ تعمیرات کے منازل سے گزر کر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ امید کہ احباب اہل سنت وارباب ثروت آپ کا خلوص کے ساتھ تعاون فرما کر اجر عظیم کے مستحق بنیں گے، فقط والسلام۔

[۱] ولی محمد رضوی، مفتی اعظم باسنی حضرت مفتی ولی محمد رضوی صاحب، سربراہ سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف [۲] محمد ابوبکر اشرفی حضرت علامہ محمد ابوبکر اشرفی، رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف، [۳] محمد عبد القادر رضوی اشفاقی، حضرت مفتی محمد عبد القادر رضوی اشفاقی، رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف [۴] محمد اسلم رضا قادری اشفاقی، حضرت مولٰینا محمد اسلم رضا قادری اشفاقی، رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف [۵] غلام مصطفی رضوی، حضرت مولٰینا غلام مصطفی رضوی، رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف [۶] محمد خالد رضا اشفاقی، حضرت مولٰینا محمد خالد رضا اشفاقی، رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی، ناگور شریف

☆......☆......☆

حضرت مفتی محمد عبد الستار صاحب رضوی، مفتی شہر جے پور، راجستھان

باسمہ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

فضیلۃ الشیخ حضرۃ العلام مولینا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی صاحب زید مجدہ النورانی سے ابھی چند روز قبل ناچیز کی پہلی بار یہاں شہر جے پور میں ملاقات ہوئی۔ لیکن اس مختصر و قلیل مدت میں ان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی، اس سے بخوبی اندازہ ہو گیا کہ حضرت ممدوح اپنے دل میں عظیم دینی درد و سنیت کی صلاح و فلاح کا سعادت مند جذبہ رکھتے ہیں۔ بلند حوصلہ، اعلیٰ ہمتی پاکیزہ و پر خلوص عزائم رکھنے والے عالم باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ ہمہ داں، ہمہ صفت شخصیت کے مالک اور کثیر التصانیف صاحب قلم بھی ہیں۔ جیسا کہ مصنفات کی فہرست پر نظر ڈالنے کے بعد محسوس ہوا۔ بالخصوص امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف احوال و اقوال و اعمال کو بھی موصوف نے کڑی دقیق النظری کے ساتھ تمام عوام و خواص مسلمانوں کے سامنے رکھنے کی اپنی معلومات کے مطابق ہر ممکن کوشش فرمائی ہے۔ گویا کہ دور حاضر میں وہ منفرد المثال ماہر رضویات بھی ہیں۔

حضرت دامت برکاتہم العالیہ سیمانچل کی سرزمین پر دس ایکڑ زمین کشن گنج میں 'نالج سیٹی'، مجوزہ 'امام احمد رضا یونیورسیٹی' کے قیام کو عمل میں لانے کی کاوشوں اور کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ بلا شبہ یہ مستقبل میں سنی حنفی حضرات کا دینی و عصری تعلیم کے اعتبار سے پہلا ادارہ ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔ آپ کے اس حسین و خوش گوار اقدام سے امید بندھی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں یہ ادارہ قائم ہونے کے بعد سنیت پھلے پھولے گی اور پروان چڑھے گی اور امت مسلمہ میں انتشار کی راہیں علوم دینیہ کی برکت سے مسدود ہوں گی۔ بالآخر تمام ہمدردانِ قوم و ملت سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ ادارے کا بھرپور تعاون فرمائیں۔ تاکہ جلد از جلد زمینی قیمت چکائے جانے کے بعد تعمیری سلسلہ شروع ہو سکے۔ فقط والسلام۔

احقر: عبد الستار رضوی، جے پور

۸ر فروری ۲۰۲۲ء

☆......☆......☆

پیر طریقت حضرت صوفی محمد عبد الوحید صاحب رضوی

سربراہ جامعہ فیضان اشفاق، ناگور شریف

اپیل وگذارش

ماہر زبان و قلم حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب رضوی بانی برکاتِ رضا، میرا روڈ، بمبئی محتاج تعارف نہیں ہیں۔آپ کی دینی، ملی، تنظیمی خدمات بے شمار ہیں۔آپ نے کتب اہل سنت بالعموم، کتب رضا بالخصوص کی ترتیب واشاعت اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فروزاں کرنے میں اور ملت اسلامیہ کے اتحاد اور مدارس ومکاتب کی بقا کے لیے کارہائے نمایاں انجام دینے میں ہمیشہ مصروف نظر آتے ہیں۔اب موصوف ایک نئے عزم و ہمت کے ساتھ مسلم نسل کے ایمان وعقیدے کے تحفظ وبقا کے لیے 'نالج سیٹی' (مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی) کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لہٰذا عوام اہل سنت اور مخیر حضرات سے پرخلوص اپیل وگذارش ہے کہ موصوف ڈاکٹر صاحب کا دل کھول کر تعاون کریں۔تاکہ دین وسنیت کا یہ مضبوط مجوزہ اسلامی قلعہ تعمیرات کی منازل سے گذر کر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔امید ہے کہ احباب اہل سنت و ارباب ثروت خلوص دل کے ساتھ تعاون کر کے اجر عظیم کے مستحق بنیں گے۔دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ موصوف ڈاکٹر صاحب کو اس مشن و تنظیم کو جاری وساری رکھنے کا حوصلہ وہمت عطا کرے اور عزم وارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر قادری عبد الوحید خان قادری

بانی وسربراہ جامعہ فیضان اشفاق، ناگور شریف، راجستھان

۲۶ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۳ھ

☆......☆......☆

حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری، بانی جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، لکھنؤ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

ماشاءاللہ! بہت خوب!! بہت زبردست پیش قدمی ہے۔ بہت اچھا لگا، الحمدللہ! اور بڑی زبردست حکمت عملی ہے آپ نے اختیار فرمائی ہے۔ اسٹریٹجی ٹھیک ہے اور طبیعت خوش ہورہی ہے آپ کی پیش رفت دیکھ کر کے، جس انداز سے آپ نے قدم بڑھایا ہے، بہت خوب، یقینا ہندوستان میں جو کچھ ہونا ہے، وہ حضرت خواجہ غریب نواز کی عنایتوں اور فیوض وبرکات سے ہونا ہے، بہت اچھا لگا، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو خوب خوب کامیابی عطا فرمائے۔ لوگوں کا تعاون عطا فرمادے۔ لوگون کی توجہات ساتھ میں رہے۔ سپوٹر ساتھ میں رہیں۔ آپ کے معاونین کے دست وبازوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط فرمائے اور میں جس لائق ہوں، ان شاء اللہ میں بھی ساتھ ہون۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ سارا منصوبہ جلد از جلد زمین پہ اتر جائے۔

☆......☆......☆

اہل سنت و جماعت کی تعلیمی و تعمیری بہاریں

تعمیر کی جانب صفت سیل رواں چل

محقق عصر، مفکر و مدبر، زود نویس مصنف و قلمکار

حضرت علامہ طارق انور مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

مدیر ماہنامہ 'پیغام شریعت' دہلی ورکن 'روشن مستقبل' دہلی

ماہر رضویات محقق نوادرات، خطیب خوش بیاں وادیب گوہر فشاں

حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی [بمبئی]

کا ایک تاریخ ساز اقدام

سیمانچل میں اہل سنت و جماعت کے تعلیمی و تعمیری سلسلہ پر بہار آغاز

اللہ تعالیٰ نے بہت سے خدام دین کو نوع بہ نوع اوصاف حسنہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ ہر چہار سمت طبع آزمائی کرتے ہیں اور رحمت خداوندی ان کی دستگیری فرماتی ہے۔ وہ خاکہ سازی کرتے کرتے اپنی تمناؤں کا تاج محل زمین پر اتار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر شمس مصباحی کئی سالوں سے قوم وملت کی تعمیری خدمات کے لیے کوشش وکاوش میں مصروف عمل تھے۔ بفضلہ تعالیٰ اب وہ دن بھی آیا کہ ممدوح گرامی اپنے تعلیمی و تعمیری پروگرام کا سلسلہ شروع کرنے جارہے ہیں۔ مرکز برکات رضا ایجوکیشنل اینڈ چیریٹبل ٹرسٹ [بمبئی] کے زیر اہتمام سیمانچل میں تعمیرات کا ایک گلشن آباد کرنے کی پلاننگ مکمل ہو چکی ہے اور تعمیری سلسلے کا آغاز ہونے ہی والا ہے۔ ٹرسٹ کے مجوزہ پروگرام میں دار العلوم کا قیام بھی ہے اور عصری تعلیمات کے لیے اسکول وکالج کا قیام بھی۔ غریبوں کے لیے نرسنگ ہوم کی تعمیر کا بھی عزم ہے اور ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی امداد کا پلان بھی۔ سیلاب زدہ علاقوں میں راحت کاری کی خدمات بھی مد نظر ہے اور غریب بچیوں کی شادیوں کے اخراجات کا انتظام بھی۔ اسکول وکالج کے حاجت مند اسٹوڈنس اور مدارس اسلامیہ کے ضرورت مند طلبہ کا مالی تعاون بھی۔ کوئی بھی پروگرام اس وقت کامیاب ہوتا ہے، جب فنڈ مضبوط ہو۔ فنڈ اس وقت مضبوط ہوگا، جب اصحاب خیر اس جانب اپنی توجہ مبذول کریں گے۔ ہم یہاں دو باتوں کا مشورہ دیتے ہیں۔

[ا] پہلی بات یہ کہ قوم مسلم معاشی راہوں میں محنت ومشقت برداشت کریں۔ جب خوش حالی آئے گی، تو وہ خود بھی پرسکون زندگی گزاریں گے اور دینی وملی خدمات

کے لیے بھی خرچ کریں گے۔ اس طرح وہ دنیاوی بھلائیوں سے بھی حصہ پائیں گے اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ جمع کرسکیں گے۔

[۲] دوسری بات یہ کہ دنیاوی بھلائیوں میں خود کو مدہوش نہ کرلیں۔ ہر وقت آخرت کو یاد رکھیں۔ ایمان وعقیدہ کی سلامتی کے ساتھ بدنی عبادتوں کی بھی پابندی کریں اور مالی عبادتوں کے لیے بھی اپنا دل کشادہ رکھیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گن گن کر دیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح آپ کو دے گا۔ آپ دل کھول کر راہ خداوندی میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

سیمانچل ریاست بہار کا وہ علاقہ ہے کہ عام طور پر ہر سال ان علاقوں میں سیلاب آتا ہے۔ لوگوں کی معاشی حالت بھی اس سے متاثر ہوتی ہے اور جانی ومالی نقصان بھی ہوتا ہے۔ ایسے مصیبت زدہ علاقے ہماری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ حکومتی سطح پر بھی کچھ امداد ہوتی ہے۔ لیکن وہ ناکافی ہے۔ اصحاب ثروت اس جانب متوجہ ہوں اور اس پروگرام کو قوت واستحکام بخشیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزا، آمین۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصباحی کی پاکیزہ تمناؤں کو حسین تعبیر عطا فرمائے، آمین۔

طارق انور مصباحی

جاری کردہ ۲۴/اپریل ۲۰۲۱ء

☆......☆......☆

مولانا ماسٹر افتخار حسین رضوی، ٹھاکر گنج، کشن گنج

نے سنا، تو درج ذیل خیال کا اظہار فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع احباب مع الخیر ہیں

یہ جان کر انتہائی فرحت ومسرت سے لبریز ہو چکا ہوں کہ آپ سیمانچل میں تعلیمی و تعمیری کام کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔ یہ اہل سیمانچل، خاص کر اہل سنت کے لیے فخر کی بات ہے۔ امید قوی ہے کہ اب ان شاء اللہ تاریخ ساز کام ہوگا۔ میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں آپ کو امید سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ اس عظیم منصوبے کو عروج وارتقا عطا فرمائے۔ نظر بد سے بچائے۔ اسباب وذرائع حاصل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مقصد عظیم کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھے۔

☆......☆......☆

حضرت علامہ محمد شاکر رضا صاحب نوری

مہتمم دار العلوم نوریہ، بانس باری، بائسی پورنیہ

محب مخلص علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب مدظلکم النورانی

ہدیۂ تسلیمات بے کراں!

خیریات طرفین نیک طلب۔ عرض ہے کہ آپ نے ''امام احمد رضا تعلیمی کنونشن'' کے تعارفی خاکے سے روشناس فرمایا ہے اور اس سلسلے کی اہم نشست میں شرکت کی خصوصی دعوت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ ذرہ نوازی کے بے حد شکریہ! دیکھئے ہجوم کار کے سبب تو عدیم الفرصت ہوں لیکن تمنا ہے کہ اس نور بھری محفل میں شرکت کر کے خود کو مستنیر کروں۔ فرقت قسمت نے یاوری نہیں کی تو دل کے بے چین جذبات کے درج ذیل یہ چند ناہموار جملے قوم وملت کے دردمند افراد کو سنا دیں، کرم ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کی نیک مساعی، پاکیزہ جذبات اور کارگر تحریکات سے امت مسلمہ کے ہر فرد کو بھرپور فائدہ پہونچے گا اور پہنچ رہا ہے۔ یہ یقین اس لیے نہیں کہ آپ صاحب زبان اور رئیس القلم ہیں بلکہ اس لیے ہے کہ آپ کے قول وفعل کی اہم آہنگی اور خلوص وللّٰہیت کی جلوہ طرازی سے قلوب واذہان مکمل طور پر متاثر ہو رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی اعتباریت واعتمادیت کا سکہ دلوں پر جمتا چلا جا رہا ہے۔ خدا کرے اور زیادہ!

آج قوم کے ذہن وقلب پر مادہ پرستانہ طرز فکر کا غلبہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس دورِ خود فراموش وخدا فراموش میں عظمت رفتہ کو واپس لانے کا جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے اس کے لیے عزم وہمت، جرأت و پامردی، صبر واستقلال اور سرگرمی وجفاکوشی کی اہم ضرورت ہے اور یہ ازلی وابدی صفات آپ کی ذات میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

ان شاء اللہ فوز وفلاح اور کامیابی وکامرانی ضرور بالضرور آپ کے قدم چومے گی۔ تکمیل مقاصد کے اسباب ووسائل پردۂ غیب سے یقیناً ظہور میں آئیں گے۔ بس انہیں چند بے ترتیب دعائیہ جملوں کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

خدا حافظ والسلام

آپ شاکر اصغر رضوی پورنوی

نوریہ، بائسی، پورنیہ

۱۶؍شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

خواجۂ خواجگاں شہنشاہ ہندوستاں حضور غریب نواز کے در پاک کی برکتوں بھری چھاؤں میں
فلکِ رضا کی ایک نئی تشکیل:

اراکین نالج سیٹی کی ایک تعارفی مہم کا آغاز

رپورٹ نویس: ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی
بمبئی، خادم نالج سیٹی کشن گنج، بہار

یکا یک شرک و بدعت کے مکانوں میں اذاں گونجی
لیے قرآں جب خواجہ پیا ہندوستاں آئے

مرکز برکات رضا ٹرسٹ رجسٹرڈ، میرا روڈ، بمبئی کے زیر اہتمام نالج سیٹی (مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی) کے لیے جس زمین کا سودا سیمانچل کے ضلع کشن گنج، بہار میں طے ہوکر ۲۶/ مارچ ۲۰۲۱ء کو ایگریمنٹ ہوا ہے اور رجسٹری کی تاریخ ۲۶/ مارچ ۲۰۲۲ء تک ہے، حکمت عملی یہ تھی کہ خاموشی سے پہلے رجسٹری ہوجائے، پھر عوامی تعارف وتعاون کے لیے قوم کے درمیان پہنچا جائے، مگر پورا بجٹ فراہم نہ ہونے کی وجہ سے پہلے ہی ہمیں تعارفی مہم کا آغاز کرنا پڑا، اس تعارفی مہم کی شروعات کے لیے ہم نے طے کرلیا کہ سلطان الہند حضور خواجہ پاک غریب نواز علیہ الرحمہ کی چوکھٹ چوم کر اس مشن ومہم کی شروعات کی جائے۔

چنانچہ ۲۳/ جنوری ۲۰۲۲ء کو ہمارا قافلہ اجمیر معلیٰ اس وقت پہنچا، جب صبح صبح صدائے اللہ اکبر سے درگاہ پاک کے بام ودر اور چہار سمت پھیلی عمارتوں کی دیواریں گونج رہی تھیں۔ اس دن اتوار تھا، کورونا کے سبب حاضری ممنوع تھی۔ دوسرے دن ۲۴/ جنوری گیارہ بارہ بجے حضرت سید شاہ مہدی میاں قبلہ چشتی کے نوجوان فاضل صاحبزادے مولینا سید محمد نور العین میاں چشتی کی معیت میں بارگاہ پاک میں حاضری ہوئی۔ فاتحہ پڑھا اور حضرت نور العین میاں نے دعاخوانی کی۔ نالج سیٹی کا دیدہ زیب بینر پائنتی کی جانب پھیلا کر اس کی فتح وکامرانی کی التجا کی گئی۔ اس چوکھٹ کی روحانی مقناطیسیت نے ہمیں تین دن روکے رکھا۔ ان تینوں شبانہ یوم میں ہمیں کچھ باطنی و ظاہری برکات واشارات ایسے ملے، جن سے ہمارا دل یقین واعتماد کی قوتوں سے بھر گیا۔ حضرت سید شاہ محمد مہدی میاں قبلہ نے ہمارا پل پل خیال فرمایا۔ نالج سیٹی کے لیے اپنی حمایتی تحریر رقم فرمائی اور آڈیو میسیج بھی جاری کیا اور خاکسار کی زیر طبع کتاب 'اجمیر معلیٰ میں اعلیٰ حضرت' پر اپنے دعائیہ کلمات بھی رقم فرمائے۔ فجزاہم اللہ خیر الجزا۔

۲۵/ جنوری کی شام ہم پنک سیٹی جے پور پہنچے۔ کرم فرما سید محمد رفیق صاحب رضوی کے گھر قیام کیا، ۲۶/ جنوری کو اولو العزم فاضل نوجوان حضرت مولینا محمد جاوید صاحب رضوی ودیگر حضرات سے تبادلۂ خیال ہوا۔ شام کو اتفاقیہ طور پر قاضی گجرات حضرت علامہ سید شاہ محمد سلیم باپو قبلہ جام نگر سے جے پور تشریف لائے، لپٹ کر ان سے اس مشن کا تعارف کرایا گیا۔ انہوں نے دعاؤں سے نوازا۔ ۲۷/ جنوری کو ہم نے مسلم مسافر خانہ میں قیام کیا اور شہر کے بزرگ عالم دین حضرت مفتی محمد عبد الستار صاحب قبلہ سے جا ملے۔ متعارف ہوتے ہی انہوں نے فرمایا: آج آپ رکیں اور کل جمعہ

کے وقت آپ ہماری مسجد میں اپنے مشن کا تعارف خود آپ پیش کریں، فرمائش کے مطابق ہم رک گئے۔ شام کو ان کے داماد ہونہار عالم و فاضل مولٰینا محمد غفران رضا صاحب نے ہمیں اعلٰی حضرت کے خلیفہ حضرت مولٰینا شاہ محمد عبدالرحمٰن رضوی علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار کی زیارت کرائی۔ ۲۸ رجنوری کو نماز جمعہ سے پہلے اپنے مدعا پر روشنی ڈالی۔ حضرت موصوف نے اس بیان کی تائید فرما کر دعاؤں سے نوازا۔ ظہرانے کے بعد یہ قافلہ باسنی، ناگور شریف کے لیے روانہ ہو گیا۔

قریب دس بجے رات ہم وہاں پہنچے۔ نمونۂ اسلاف خدا ترس عالم جلیل و جمیل حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی، بزرگ عالم دین حضرت علامہ محمد ابوبکر صاحب قبلہ اشرفی ودیگر علما و اراکین سنی تبلیغی جماعت کو یہاں دفتر جماعت میں منتظر پایا۔ مسرت بھرے ماحول میں بات چیت ہوئی اور کل ۲۹ رجنوری کا شیڈول تیار ہوا۔ ۲۹ ر جنوری کی صبح باسنی کی قدیم درسگاہ مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ صدر بازار میں استقبالیہ رکھا گیا۔ طلبہ وطالبات اور اساتذہ و اراکین کی موجودگی میں عزت افزائی کی اس تقریب کی قیادت بذات خود مفتی اعظم باسنی حضرت مفتی ولی محمد صاحب قابلہ رضوی کر رہے تھے۔ یہاں سے اٹھ کر یہ قافلہ بستی سے باہر سیدھے زیر تعمیر 'جامعہ امام احمد رضا' کا معائنہ کیا۔ زمینی رقبہ، زیر تعمیر مرکزی بلڈنگ اور دیگر عمارات کا خاکہ ونقشہ دیکھ کر اشک مسرت سے آنکھیں لبالب بھر گئیں۔ ایسے فرحت فزالمحات میں قابل دید 'رضا مسجد' میں بزم استقبال پھر سے سج گئی۔ یہاں بھی طلبہ واساتذہ اور اراکین کے جمگھٹے میں تقریر و تعارف کے لیے کچھ وقفے وقف رہے۔ اس سارے پروسیس کی قیادت و سربراہی دیرینہ کرم فرما محب محترم حضرت حافظ وقاری محمد نصیر الدین صاحب رضوی نے انجام دی۔

یہاں سے فراغت کے بعد یہ قافلہ شہر ناگور شریف میں آرام فرما تاجداران ولایت حضرت صوفی محمد حمید الدین چشتی خلیفہ خاص حضور غریب نواز اور شہزادۂ غوث پاک بڑے پیر صاحب حضرت سید شاہ محمد عبدالوہاب قادری جیلانی کی نور بار بارگاہوں پہ حاضری دی۔ فاتحہ ودعا کے بعد ہم باسنی لوٹے۔ یہاں حضرت مفتی اعظم باسنی کے ہنر مند و ہونہار نوجوان فاضل صاحبزادے حضرت مولٰینا محمد اسلم رضا قادری صاحب زید مجدہ ظہرانے کا پر تکلف دسترخوان سجائے منتظر تھے۔ بعد لذت کام ودہن ہم دفتر سنی تبلیغی جماعت پہنچے ہی تھے کہ معائنہ نویسی کے کئی رجسٹرز سامنے تھے۔ حضرت مفتی اعظم باسنی کا حکم ہوا کہ جو کچھ دیکھا، سنا، اپنے تاثرات میں سب لکھ ڈالو۔

ابھی ہم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ اور سنی تبلیغی جماعت پر سرسری ہی کچھ لکھ پائے تھے کہ جامع مسجد صدر بازار کے میناروں سے اذان عصر کی آوازیں گونج اٹھیں۔ مفتی اعظم باسنی کی کتابوں اور تراجم کتب فارسی پر بھی لکھنے کا حکم تھا، مگر نزاکت وقت نے لکھنے نہ دیا۔ وعدہ کیا کہ بمبئی سے لکھ بھیجوں گا۔ نماز عصر ہوتے ہی عزت افزائی کی ایسی تقریب سج سنور گئی کہ دیکھنے اور سننے جیسا سماں تھا۔ افتتاحی تعارفی تقریر بزرگ صفت عالم حضرت علامہ محمد ابوبکر صاحب قبلہ اشرفی نے کی۔ بعدہ خطیب وامام مسجد مفتی اعظم باسنی مختصر، مگر جامع وپر مغز تعارف پیش کر کے گل و شال پوشی فرما کر مائک خاکسار کے حوالے فرمایا۔ ان بزرگوں کے معزز الفاظ اور معلّی القاب سن کر خاکسار کا دل بھر آیا، نگاہیں نم تھیں اور آواز روندھی ہوئی۔ اسی پر کیف ماحول میں ہم نے تعلیم کی اہمیت، وقت کی پکار اور موڈرن ایج کے چیلنج پر روشنی ڈالی اور 'ناج سیٹی' کشن گنج کا تعارف پیش کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ جملہ یہاں ضرور لکھوں۔ باسنی

بستی اور اس بستی کے رہنے والے دین داری، شریعت پسندی اور دینی خدمت گذاری میں اپنی مثال آپ ہیں۔ شاہی طرز تعمیر کی تیرہ مساجد اور تعمیری لحاظ سے قدآور تیرہ ہی عظیم الشان مدارس اس کی بین دلیل ہے اور یہ ساری بہاریں وہاں کے علمائے کرام کی منت کش احسان ہیں۔ سدا شاد رہو بستی باسنی! مدام آباد رہو بستی باسنی والو!!

مسجد سے نکلتے ہی گاڑی تیار تھی اور ہم جامعہ فیضان اشفاق، جاجولائی، ناگور شریف کے لیے نکل پڑے۔ قبیل مغرب کراماتی شخصیت معمار قوم وملت حضرت قاری صوفی محمد عبدالوحید قادری برکاتی رضوی قبلہ بانی وسربراہ جامعہ فیضان اشفاق کے دفتر میں ہم جا پہنچے۔قلب صافی والے صوفی صاحب نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔رسمی باتوں ہی کے دوران اذان مغرب کی صدا بلند ہوئی اور انہی کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا ہوئی۔ بعد نماز تکلم وتعارف کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ کئی گھنٹوں پر مشتمل تھا۔اسی بیچ فعال ومتحرک، ذی استعداد وباشعور فاضل گرامی قدر حضرت مفتی خالدایوب صاحب مصباحی اپنے احباب کے ساتھ یہیں جلوہ افروز ہوئے۔ درمیان میں نماز عشا اور کھانا وغیرہ ہوا۔بیس منٹ کم بارہ بجے تکان نے بستر پر دراز ہونے پر مجبور کر دیا۔ ۳۰/جنوری، صبح ہوتے ہی نماز پڑھی اور معمولات سے فارغ ہوئے کہ صوفی صاحب کا بلاوا آ گیا۔ بچی کھچی باتوں پر بطور سرسری پھر سے تبادلۂ خیال ہوا ۔نوجوان سعادت مند فاضل گرامی حضرت علامہ ڈاکٹر امجد رضا صاحب نے گفتگو کے اندر کئی بار گرہ لگائی، جو مجھے بہت ہی اچھی لگی۔ جامعہ فیضان اشفاق کے پھیلے ہوئے زمینی وسیع رقبے، سلیقے اور سسٹم سے بنی خوب صورت عمارتیں اور شعبہ جات قابل دید بھی ہیں اور لائق تقلید بھی۔ خدا کرے یہ ادارہ شبانہ یوم مائل بہ عروج وارتقا رہے۔

آج ۳۰/جنوری تھی۔کوئی گیارہ بجے ہم نے ناگور شریف کو الوداع کہا۔ڈھائی تین بجے ہم جودھ پور پہنچ گئے ۔جانشین مفتی اعظم وشیر راجستھان حضرت مفتی شیر محمد خان صاحب قبلہ دامت برکاتہم، دیرینہ دوست رفیق گرامی حضرت علامہ مفتی محمد عالم گیر صاحب رضوی مصباحی ودیگر اساتذۂ کرام وطلبۂ دارالعلوم اسحاقیہ نے ہمیں خوش آمدید کہا۔تب سے بعد نماز مغرب تک صلوٰۃ وطعام کے علاوہ ان کی فکر وتدبر، حکمت وبصیرت، شعور ودانائی اور مشاہدات و تجربات کی مٹھاس وچاشنی سے لبریز ادب عالیہ والی گفتگو ہم سماعت کرتے رہے، جن کو مفتی اعظم راجستھان حضرت مفتی اشفاق حسین علیہ الرحمہ نے اپنا جانشین بنا کر اپنی جگہ پہ بیٹھایا ہے، یعنی دینی وعصری آگہی کی مالک قابل فخر شخصیت شیر راجستھان مدبر العلما حضرت علامہ مفتی شیر محمد خان صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔

رات جو ذرا سی فرصت ملی، تو وہاں کی قدیم متمول لائبریری کا ذخیرۂ کتب دیکھ کر للچا گیا۔مفتی عالم گیر صاحب رضوی سے گذارش کی کہ وہ ہمیں کچھ کتب ورسائل کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ حضرت موصوف کے حکم پر کتب ورسائل کا ایک پلندہ سامنے آ گیا اور یہ ناکارہ اس میں کوئی گھنٹے دو گھنٹے ڈوبا رہا۔ پھر ۳۱/جنوری، صبح ہوتے ہی کچھ لمحات اس بحر میں غوطہ خوری کی۔ زیر ترتیب 'معارف مجاہد ملت' (حضرت شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی) کے تعلق سے کچھ کارآمد مواد ہاتھ آ گیا۔جس کا عکس بنوا کر ساتھ لیتا آیا۔ کچھ گیارہ بجے درسگاہوں کی چھٹی کر دی گئی اور شیر راجستھان کی بابصیرت قیادت وسرپرستی میں اعزازیہ واستقبالیہ نشست منعقد ہوگئی۔طلبہ واساتذہ واراکین کے محضر خاص میں مختصر تلاوت ونعت کے بعد حضرت شیر راجستھان نے جو افتتاحی وتعارفی تقریر فرمائی، وہ آب زر

سے لکھنے کے قابل تھی۔ عزت وحوصلہ افزائی کا یہ بھی کچھ عجب انوکھا ونرالا تیور وتیکھا انداز تھا۔ حضرت موصوف کی خواہش وفرمائش پر یہ سیہ کار وخاکسار نے اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام اور تاج الشریعہ کی عربیت میں مہارت وشعور زبان دانی، تعلیم وتعلم، عصر حاضر کی رفتار نو اور ہم کے عنوانات پر ہلکی ہلکی، مگر جامع گفتگو کی اور اخیر میں 'نالج سیٹی' کے تخیل وتصور کا ایک ہلکا سا خاکہ پیش کیا۔

کیفیت سے پر اس مجلس سے اٹھ کر ہم لوگ شہر سے باہر اس وسیع وعریض رقبۂ اراضی پہ پہنچے، جو لب سڑک ہی واقع ہے اور اس کا بلند وپرشکوہ گیٹ شوکت اسلامی وعظمت دینی کا زبان حال سے اعلان کر رہا ہے۔ اس لمبی چوڑی چہار دیواری کے اندر ابھی ایک عارضی مسجد اور ضروریات ومرافقات کے کچھ ٹمپریری کمرے وحجرے ہی بنے ہیں۔ پورے پلاٹ کے بیچوں بیچ مغربی دیوار کے قریب اس مرد قلندر کا قدسی صفات آستانہ مبارکہ ہے، جس کی تہہ میں وہ تہہ دار شخصیت اور طرح دار خدمات انجام دینے والی ہستی محوخواب ناز ہے، وہ ہستی، جس نے کوئی نصف صدی تک پوری ریاست راجستھان کو اپنی زلف محبت کا اسیر بنائے رکھا، یعنی مفتی اعظم راجستھان بابائے قوم وملت حضرت مفتی محمد اشفاق حسین قدس سرہ العزیز۔ روضے کی تعمیر کا حسن اور اس کے نقش ونگار کا بانکپن، جہانگیر جیسا بادشاہ دیکھے، تو اپنا جگر تھام لے، شاہجہاں دیکھے، تو شرما جائے اور اگر حضرت اورنگ زیب دیکھیں، تو مارے مسرت کے شاہی فرمان جاری کردیں کہ دینی خدمت گاروں کا اعزاز واکرام ایسا ہی ہونا چاہیے۔ جی ہاں! یہ ہے اہل راجستھان کی عقیدتوں کا منہ بولتا ثبوت اور بارگاہ رب العزت سے دینی خدمت کا انعام خاص!! دار العلوم اسحاقیہ کا کاروان علم وعمل شہر کی گنجان آبادی سے اٹھ کر جلد ہی اسی پلاٹ پہ منتقل ہونے والا ہے۔ ہم نے یہاں بھی فاتحہ پڑھا اور دعا کی۔ حضرت موصوف علیہ الرحمہ کے خادم خاص حضرت مولینا محمد رجب علی اشفاقی ناگوری مد ظلہ نے اپنی چمکتی آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے ہمارا خیر مقدم کیا اور چائے وعطر پیش کر کے تواضع فرمائی۔

یہاں سے فارغ ہو کر یہاں سے قدرے فاصلے سے ہم نے دیکھا اشفاقیہ ہوسٹل، رضا مسجد اور مدرسۂ نسواں فاطمۃ الزہرا۔ کورونا کے موسم میں بھی ان اداروں میں تعلیم وتدریس رواں دواں پایا۔ واہ! واہ!! کیا ہی حسین حسین، اونچی اونچی اور کشادہ کشادہ عمارتیں ہیں اور کیا ہی چمکتے دمکتے چہروں والے طلبہ وطالبات اور اساتذۂ کرام ہیں، خوش پوش، وضع دار وبا اخلاق، فجزاہم اللہ جزا الخیر فی الدین والآخرۃ۔ تین بجے کے بعد ادارہ اسحاقیہ لوٹ کر کھانا کھایا۔ تب سے تا مغرب شیر راجستھان کی تجرباتی گفتگو اور اس راہ میں آنے والے روڑوں ورکاوٹوں کے تعلق سے نصیحتیں سنتا اور اپنے اندر جذب کرتا رہا۔ نماز مغرب پڑھ کر ان تمام رقت انگیز دعاؤں، مچلتی محبتوں اور ابلتی شفقتوں، جن کا مبارک سلسلہ خواجۂ پاک کی چوکھٹ سے شروع ہوا تھا، دل ودماغ کی سطحوں پہ سب کو سجا، سمیٹ کر بمبئی کے لیے عازم سفر ہوا۔ اس سرگذشت سفر کے اختتامیہ میں تین باتوں کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلی بات: تاریخ جس طرح اس بات کی گواہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام بہت پہلے ہی آیا، اسی طرح تاریخ اس بات کی بھی شاہد ہے کہ باشارۂ غیبی عطائے رسول سلطان الہند حضور خواجہ غریب نواز قدس سرہ نے تیرہ وتاریک ہندوستان میں جس انداز سے اسلام کی اشاعت کی۔ توسیع کا کام کیا اور نور اسلام از کراں تا کراں پھیلایا،

وہ ایک انمٹ باب ہے اسلامیان ہند کا اور یہ بھی صدفی صد حق اور سچ ہے کہ اسی چشتی مشن کے بچاؤ و پھیلاؤ کا نام ہے فکر رضا اور مسلک اعلیٰ حضرت۔ جی! اور اسی چشتی مشن اور فکر رضا کی نئی تشکیل کا نام ہے 'نالج سیٹی' کشن گنج۔ جس زمین پر، جو ابھی کھیت کھلیان ہی ہے، یہ شہر علم 'نالج سیٹی' بننے، بسنے والا ہے، ابھی سے ہی اس خوش نصیب کھیت کا نام 'خواجہ نگر' رکھ دیا گیا ہے اور ایسے ہی 'نالج سیٹی' کے دو بابوں میں سے ایک کا نام ہے 'باب غوث' اور پر شکوہ 'قصر قادری' پلان کے اندر ہی شامل ہے۔ عقیدتوں، ارادتوں اور محبتوں کے یہ سب جل ترنگ ہیں۔ خدا جلد آنکھیں ٹھنڈی اور دل شاد کرے۔

دوسری بات: 'نالج سیٹی' کی زمین کا ایگریمنٹ ۲۶/مارچ ۲۰۲۱ء کو ہوا تھا اور ۲۶/مارچ ۲۰۲۲ء سے پہلے رجسٹری ہونی ہے۔ سال بھر کا وقت تھا، جواب پورا ہونے ہونے کو ہے۔ سوچا تھا کہ پہلے خاموشی سے زمین کی رجسٹری ہو جائے۔ پھر تعمیرات کے لیے قوم کے درمیان جائیں گے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ کورونا کے سبب بجٹ پر قابو نہ پا سکا۔ اس لیے طے یہ کیا کہ شہنشاہ ہندوستان حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کی بارگاہ معلیٰ اجمیر شریف پہنچ عرضی لگائی جائے اور وہیں سے فتح وظفر کا مژدہ لے کر ریاست راجستھان کے مرکزی افراد اور مرکزی اداروں کے سربراہوں سے محض ایک تعارفی ملاقات کی جائے۔ ذہن سازی و اعتماد سازی کی فضا تیار کی جائے، جس کی رپورٹ سطور بالا میں پیش کی گئی۔

تیسری بات: یہ خاکہ و خواب، محض خواب و سراب نہیں، جلد ہی یہ خواب ایک زندہ حقیقت بن کر زمین کے سینے پر اترے گا اور دھرتی کی چھاتی چیر کر وسائل پیدا ہوں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ مولیٰ الکریم۔ اس لیے کہ یہ ایک پکارتی ضرورت ہے اہل سنت کی، چیختا تقاضہ ہے بے رحم وقت کا اور کڑا چیلنج ہے موڈرن ایج کا۔ جن خطرات و خدشات کی آہٹ غلام جابر شمس محسوس کر رہا ہے، امید کہ دردمند مشائخ و علمائے اہل سنت اور فکرمند دانشوران قوم و ملت بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہوں گے۔ اس لیے گذارش کرتا ہوں ملک و بیرون ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے فدایان اسلام، شیدایان اولیائے کرام اور بہی خواہان قوم و ملت سے کہ وہ اپنی بہکتی بگڑتی نئی و نوجوان نسل کو اپنی باہوں میں سمیٹنے و سنبھالنے کے لیے 'نالج سیٹی' کے اس درد کا حصہ بنیں۔ اس کی آواز پر لبیک کہیں۔ خود تشریف لا کر پلاٹ اور پلان کا معائنہ کر کے اور جائزہ لے کر اس پاکیزہ و ٹھوس کاروان فکر و عمل کو مضبوط و مستحکم کریں۔ جی کرتا ہے کہ یہاں ایک خصوصی جملہ اہل سیمانچل کی بھی نذر کروں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہیں، اس تعلیمی و فلاحی مشن کا حسب توفیق تعاون کریں۔

☆......☆......☆

سیمانچل کا تاریخی، سیاسی و مذہبی تناظر

تعارف: قدیم انسانی آبادیوں کے نقشے میں پورنیہ کا شمار ہوتا ہے۔ پورنیہ، ہند، نیپال، بنگلہ دیش کی ترمہانی پر واقع ہے۔ کبھی یہ حضرت پورنیہ تھا۔ سرکار پورنیہ کہلاتا تھا۔ چینی سیاح ہیون سانگ نے اسے ملک پورنیہ کہا تھا۔ ہمایوں بادشاہ نے اسے جنت آباد، جنت البلاد سے تعبیر کیا تھا۔ تاریخ فرشتہ نے اسے 'بہتر از مصر بود' لکھا تھا۔ آہ! کیسا رہا ہوگا وہ شہر سلونا پورنیہ، یہ محض کتھونی یا کہانی نہیں ہے۔ حقیقت ہے یہ حقیقت۔

ست جگ میں پورنیہ: اس وقت یہ پورنیہ راجہ ہرنا کیشو کی تصرف میں تھا۔ اس کے راجدھانی بن منکھی میں تھی۔ جو پورنیہ سے بیس میل پچھم ہے۔ جہاں ہرنا ندی آج بھی موجود ہے۔ یہیں ایک منارہ نما ستون ہے۔ جو مانک استھمبھ سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نرسنگ اوتار اسی منار پر اترا تھا۔ کرنل ایل اے ویڈل نے اس ستون کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کی کھدائی کے دوران کلکٹر آف پورنیہ کو ایک سکہ ملا تھا۔ جو راجہ باسدیپ کا تھا اور یہ زمانہ دوسری تیسری صدی عیسوی کا ہے۔

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں: مہابھارت، منوسمرتی اور ہری بنس کے مطابق پورنیہ دو خاندان انگا اور پنڈاری کی حکومت میں تھا۔ جو یہ خاندان آرین نسل کے تھے۔ مہابھارت کے عہد میں راجہ بھیم نے چڑھائی کر کے پورنیہ کو قبضہ میں کر لیا۔ تاہم اتری حصہ پر راجہ بیراٹھ کا تسلط قائم رہا۔ جہاں پانڈوں نے دروپتی کے ساتھ جلاوطنی کی زندگی بسر کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ راجہ بیراٹھ کی راجدھانی علاقہ ٹھاکر گنج میں تھی۔

گوتم بدھ کے زمانہ میں: یہ ۵۱۹ قبل مسیح کی بات ہے۔ راجہ بھیم بسارا نے انگوں، پنڈاریوں کو ہرا کر پورنیہ کو مگدھ حکومت کا حصہ بنا لیا تھا۔ پھر بعد میں گپت خاندان کی حکومت بنی۔ جب ہون قوم نے حملہ کیا، تو گپت خاندان تباہ ہو گیا۔ پھر راجہ جادیت نے قبضہ کیا۔ غالباً ساتویں صدی عیسوی کے آغاز میں ساسنیکا، جو گور کے راجہ تھے، کے زیرِ تصرف آ گیا۔ ۶۲۰ء میں راجہ ہریش نے مگدھ کا جز بنایا۔ نویں سے بارہویں صدی تک پال خاندانوں نے حکومت کی۔ پھر سین خاندان نے حکومت کی۔ محمد بختیار خلجی یہ پہلے شخص تھے، جنہوں نے سین حکومت کا تختہ پلٹ کر اسلامی حکومت کی طرح ڈالی۔ اس نے بارہ سال حکمرانی کی۔ بعد میں بھی یہاں اسلامی ریاست قائم رہی۔

انگریز عملداری میں: عرصہ دراز کے بعد ۱۷۷۰ء میں پورنیہ انگریز عملداری میں آ گیا۔ جو ۱۹۴۷ء تک انگریزی نوآبادی نظام کے شکنجہ میں جکڑا رہا۔ خدا کے فضل سے آزادئ ہند کے ساتھ پورنیہ بھی آزاد ہو گیا۔

جغرافیائی رقبہ: مغرب میں مدھے پورہ، سہرسہ، مونگیر، پورب میں ناگرندی، جو ہندوستان و بنگلہ دیش کو تقسیم کرتی ہے۔ رنگ پور، سنارگاؤں، دیناج پور تک، دکھن پچھم گنگا ندی بھاگل پور، دکھن پورب چونا کھالی مرشد آباد تک اور اتر میں گورکھا راج نیپال تک۔ شمال و جنوب ۱۰۰ میل تھا اور مغرب و مشرق ۹۸ میل تھا۔ کل مربع میل ۶۳۴۰ تھا۔ ۱۸۱۳ء میں انگریزوں نے جغرافیائی تقسیم کی اور ایک بڑا رقبہ کاٹ کر ضلع مالدہ مغربی بنگال کی تشکیل کی۔ ورنہ ۱۸۰۸ء میں نقشے میں بھولاہاٹ، بھیم بھار، کلیا چک اور سیب گنج پورنیہ میں شامل تھا۔ ندیا،

نانڈہ، خواص پور، لکھنوتی، گور، میتھلا، برندا، پنڈوہ شریف، سعد اللہ پور یہ تمام پورنیہ میں شامل تھے۔ کاڑھا گولہ، جس کا پرانا نام گندہ گولہ ہے۔ سیما پور اور گنگا کے کنارے سے نیپال پا پیادہ دس دن کا راستہ تھا۔ چونا کھالی سے مورنگ یہ مسافت ایک تہائی اور بڑھ جاتی ہے۔ مرشد آباد سے مورنگ گویا بارہ چودہ دن کی مسافت تھی۔ ۱۹۵۶ء میں پھر پورنیہ کا ایک بڑا حصہ نکال کر اتر دیناج پور میں جوڑ دیا گیا۔ ۱۹۷۲ء میں کٹیہار ایک الگ مستقل ضلع قرار دیا گیا۔ پھر ۱۹۹۲ء میں اررریہ اور کشن گنج بیک وقت دو اضلاع الگ تشکیل دیئے گئے۔ تاہم پورنیہ، پورنیہ ہی رہا۔ جو ابھی بھی سب سے بڑا ہے۔ مگر میرا موضوع تو قدیم پورنیہ ہی ہے۔

مذہبی منظر نامہ: تاریخ بڑا تہہ خانہ ہے۔ سب کچھ تہوں میں دبا ہے۔ کس میں دم ہے۔ جو یہ تہہ اور پرت اٹھا سکے۔ تہہ خانہ کی زیریں لہروں کو جھانک سکے۔ قدیم پورنیہ میں اسلام کب اور کیسے آیا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں، تاہم تحقیق ومطالعہ سے جو بات سامنے آئی ہے، وہ یہ ہے۔ شیخ پانی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پانچویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ سالِ وفات ۵۲۵ھ ہے۔ پھر نظام شاہ چندن ہیں۔ شیخ جلال الدین تبریزی، شیخ جلال الدین یمنی اور شیخ جلال الدین بخاری علیہم الرحمہ ہیں۔ ساتویں آٹھویں صدی ہجری میں شیخ تقی الدین مہسوی، شیخ سلیمان مہسوی اور شیخ غریب حسین دھکڑ پوش ہیں۔ آٹھویں نوی صدی ہجری میں آئینۂ ہند شیخ سراج الدین معرف بہ اخی سراج، سعد اللہ پوری، مخدوم علاء الحق والدین والملۃ پنڈوی، مخدوم نور قطب عالم پنڈوی ہیں۔ دسویں گیارہویں صدی ہجری میں عظمت پورنیہ سید شاہ عظمت اللہ بازبیریا، جمال الاولیا شیخ جمال الحق بندگی چمنی بازار شریف۔ شیخ شاہ فیض اللہ چشتی مرزاد پوری ہیں،

یہ وہ بافیض صوفیا وسادات ہیں، جن کے خونِ جگر سے قدیم پورنیہ کا لالہ زار اسلامی سینچا ہوا ہے۔ بارہویں تیرھویں صدی ہجری میں علامہ ظل الکریم بردوانی، علامہ قادر بخش سہرامی، یہ دونوں تھے تو غیر پورنوی، مگر ان کی خدمات پورنیہ میں نہایت وسیع وعمیق ہیں۔ تیرہویں چودھویں صدی ہجری میں قدوۃ السالکین، عمدۃ الواصلین شاہ محمد حفیظ الدین لطیفی رحمان پوری، جلالۃ العلم قطب العارفین شاہ محمد یوسف علیمی رشیدی ہری پوری ہیں، جن کے دور میں بدعقیدگی کے جھکڑ میں بھی شجر اسلام طاقتور رہا۔ ۱۹۴۷ء کے بعد تو اتنے علما فضلا پیدا ہوئے کہ قطار لگ گئی۔ مگر ان میں نمایاں نام شیخ الاسلام ضیغم ملت زعیم العلما شاہ غلام محمد یسین رشیدی رحمۃ اللہ کا ہے۔ دورِ حاضر میں تو علم و فن کے پورنوی آفتابوں سے اکنافِ عالم منور ہو رہے ہیں۔ پانچویں صدی ہجری سے اب تک یہ سارے صوفیا وعلما سوادِ اعظم اہل سنت سنی حنفی تھے اور ہیں۔

بدمذہبیت کی آہٹ: مغل بادشاہ ہمایوں کے زمانہ میں سید دستور خان پورنیہ آئے۔ جو ایرانی النسل تھے۔ اور مذہباً شیعہ تھے۔ پورنیہ میں یہ غالباً پہلے شیعہ تھے۔ جنگ جو بہادر تھے اور مدبر، منتظم، ہمایوں نے جاگیر عطا کی اور اس کا خاندان نواب کہلایا۔ اب تو یہ خاندان کلکتہ بمبئی منتقل ہو گیا اور کوٹھی وکچہری اجڑ گئی۔ دو تین گھر ہی کھگڑا میں موجود ہیں۔ سٹی پورنیہ میں کچھ افراد شیعہ ہیں۔ چوڑی پٹی کشن گنج میں بھی دو چار گھر اہلِ تشیع ہیں۔ جو

طبابت کی بدولت آئے اور یہاں آباد ہوئے۔ جو بلگرامی شیعہ شاخ کی نسل سے تھے۔ جو کواتھ آرہ، پٹنہ ہوتے ہوئے کشن گنج پہنچے۔ ۱۸۸۳ء میں درویشِ کامل کملی شاہ کی فرمائش پر نوابانِ کھگڑا نے کھگڑا میلہ شروع کیا۔ میلہ کا ایک ادبی حصہ میلہ مشاعرہ بھی تھا۔ جس میں شیعہ اطبا کشن گنج نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مگر یہ شیعہ اہلِ سنت کے لیے نہ کبھی خطرہ ومسئلہ بنے، نہ اب ہیں۔

۱۸۲۵ء میں 'تقویت الایمان' لکھی گئی اور برطانوی حکومت کے پریس سے چھپ کر تقسیم ہوئی۔ پھر سید احمد رائے بریلوی اور اسماعیل دہلوی پٹنہ گئے۔ صادق پور کے کئی علما ان دونوں کے دامِ فریب میں آ گئے۔ یہیں سے رائے بریلوی اور دہلوی برطانوی راج کی راجدھانی کلکتہ پہنچے۔ وہاں حکومت نے ان کی خوب آؤ بھگت کی اور یہ دونوں وہاں بھی کچھ علما کو رام کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پٹنہ اور کلکتہ کی مسافت پورنیہ سے تقریباً مساوی ہے۔ مگر پورنیہ اثرِ وہابیت سے محفوظ رہا۔ ۱۸۵۷ء میں پہلی جنگِ آزادی لڑی گئی۔ ۱۸۸۵ء میں سیاسی پارٹی کانگریس کی بنیاد پڑی۔ جس نے آزادیٔ ہند کی تحریک شروع کی۔ ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ قائم ہوئی۔ جس کا منشا بھی ہندوستان کی آزادی ہی تھا۔ ۱۹۱۹ء میں جلیان والا باغ کا وحشتناک لرزہ خیز واقعہ رونما ہوا۔ جس نے سارے ہندوستان کو ہلا کر رکھ دیا۔ اسی سے متاثر ہو کر آزادیٔ ہند کی تحریک زوروں پر آ گئی۔

۱۸۲۵ء میں 'تقویت الایمان' کے ذریعہ جو مذہبی آزاد خیالی اور فکری آوارگی کا جو دور شروع ہوا تھا، اس کی زد میں سب سے زیادہ علمائے دیوبند آئے۔ ان علما کے آبا و اساتذہ زیادہ تر انگریز حکومت کے ملازم تھے اور وظیفہ خوار بھی۔ یہی علما بعد میں کانگریس میں شامل ہو گئے۔ اب یہ علما کانگریس کے بینر تلے حریت ہند کی متوقع سوغات لے لے کر پٹنہ، پورنیہ ہوتے ہوئے آسام تک پہنچے۔ انہی کانگریسی علما کے ذریعہ پورنیہ میں دیوبندیت متعارف ہوئی اور یہ درِ پردہ غیر شعوری بات تھی۔ بس یہی وہ دور تھا کہ سیاست کی آڑ میں دیوبندیت بھی وہاں جڑ پکڑنے لگی۔ اس سے پہلے پورنیہ میں اکا دکا بدمذہب رہا ہو، تو رہا ہو۔ یہ تو سب کو پتا ہے کہ کانگریسی علما کی وفاداری سیاست سے زیادہ، مذہب سے کم رہی ہے۔ ۱۹۰۰ء کے بعد ہی پورنیہ میں بدمذہبیت کی آہٹ محسوس ہوئی ہے۔

لمحۂ فکریہ: ۱۹۴۷ء کے بعد بدمذہبیت کی آہٹ ذرا تیز ہوئی۔ ۱۹۹۲ء سے قبل پورنیہ میں وہابیت کی ہلچل نہیں تھی۔ کہیں کوئی وہابی رہا ہو تو رہا۔ اب یہ وہابیت بہت سرگرم ہے۔ خصوصاً کشن گنج میں تو الامان والحفیظ اور یہ دیوبندیت بھی متحرک ہو گئی ہے۔ جو بقول ڈاکٹر اقبال وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور دونوں کا سرچشمہ ایک ہے۔ تعلیم، سیاست اور رفاہِ عام اس بدمذہبیت کے ہتھکنڈے ہیں۔ اسی کے دوش پر وہابیت اور دیوبندیت دندناتے آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ بڑھاوا اہلِ سنت سوادِ اعظم کے لیے خطرہ بھی ہے، مسئلہ بھی ہے اور کربناک چیلنج بھی۔ یہ چیلنج خاموش للکار بھی ہے اہل سنت کے علما کے لیے۔ دانشوروں اور عوام اہلِ سنت کے لیے۔ یہ جائزہ صرف پورنیہ کے لیے ہی نہیں ہے، بلکہ ملک کے ہر حصہ اور خطہ کے لیے ہے۔

علما و عوام اہلِ سنت کو چاہیے کہ دین و شریعت، تعلیم و ہنر، سیاست و سماج، تجارت و معیشت، صنعت و حرفت، رفاہی و فلاحی مختلف میدانوں میں منظم پیش رفت کریں۔ اس پیش رفت میں دونوں طرح کے افراد جم کر جی جان

سے شرکت کریں، وہ بھی جو وہاں رہتے ہیں اور وہ بھی جو وہاں سے باہر دہلی، بمبئی وغیرہ جیسے شہروں میں رہتے ہیں۔ یہ واضح رہے کہ دیناج پور سمیت پورنیہ کمشنری کٹیہار، کشن گنج، اررریہ میں آج بھی سوادِ اعظم اہلِ سنت کی تعداد ۸۰/اسّی فی صد سے کم نہیں، اگر اس خطہ میں پچاس ساٹھ لاکھ مسلمان ہیں۔ تو یہ بدمذہب بارہ پندرہ لاکھ سے زیادہ ہرگز نہیں ہوں گے۔ یہ لمحۂ فکر یہ نہ صرف اہلِ پورنیہ کے لیے ہے، بلکہ تمام ہندوستان کے ہر شہر کے لیے ہے۔ کیوں کہ تمام اقطارِ ہند کی تقریباً یہی صورتِ حال ہے۔ دینِ حنیف کی حمایت، نسلِ نو کی حفاظت مذہبی فریضہ، شرعی ذمہ داری ہے۔ اس میں کوتاہی اور چشم پوشی جرمِ عظیم ہے۔ دین و دنیا کا نقصان وخسرانِ مبین ہے۔ اس لیے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اٹھ کھڑا ہونا چاہیے۔

پلٹ کر دیکھئے: پلٹ کر ذرا ماضی کی طرف دیکھئے۔ ہندوستان میں جب سے اسلام آیا۔ صحابہ، صوفیا، سیاح، تجار کے علاوہ حضور غریب نواز سے پہلے اور بعد حضرت داتا گنج بخش ہجویری، قطب الدین بختیار کاکی، فرید الدین گنج شکر، صابر پاک، بہاء الدین شاہ زکریا، نظام الدین اولیا، بندہ نواز گیسو دراز، مخدوم جہاں شرف الدین یحیی منیری، مخدوم ماہمی، مخدوم علاء الحق پنڈوی، مخدوم سمنانی، سید سالار مسعود غازی، غرض تمام کے تمام سنی حنفی تھے اور ہیں۔ جنوب ہند کیرالہ وغیرہ میں سنی شافعی اہلِ سنت تھے اور ہیں۔ محمد بن قاسم محمود غزنوی کے علاوہ شہاب الدین غوری سے بہادر شاہ ظفر تک سارے بادشاہانِ اسلام سنی حنفی اہلِ سنت تھے۔ ٹیپو سلطان شہید، نظامہائے حیدر آباد، نوابانِ رام پور، اور ان کے دربار وعدالت کے تمام قاضی، منصف، مفتی سب کے سب سنی حنفی ہی تھے اور رہے۔

اسماعیل دہلوی، جس نے یہاں وہابیت کی بنا ڈالی، خود اس کے آباء، اعمام، اجداد، علماء دیوبند، جنہوں نے حنفیت کے دعویٰ کے باوجود ایک الگ مسلک دیوبندا اختیار کیا۔ ان کے آباء و اجداد، اساتذہ و مشائخ، سر سید، جس نے نیچریت کی بنیاد رکھی۔ پھر اس کی موت سے یہ نیچریت بھی اپنے آپ مرگئی۔ ان کے والدین، اجداد، شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، ابوالحسن علی ندوی، جنہوں نے وہابیت نما ندویت کو فروغ دیا۔ ان کے پرکھے اور پرانی پشتیں، ابوالعلیٰ مودودی، جنہوں نے جماعت اسلامی قائم کی۔ ان کے باپ دادا، الیاس کاندھلوی، جس نے تبلیغی جماعت بنائی۔ اس کے باپ دادا، غرض 'تقویت الایمان' کی اشاعت ۱۸۲۵ء سے قبل غیر منقسم ہندوستان کے تمام مسلمان سنی حنفی اہلِ سنت سوادِ اعظم ہی تھے۔ ہندوستان کی مذہبی تاریخ کا ذرا بھی شعور رکھنے والا اندازہ کر سکتا ہے کہ وہابیت، دیوبندیت، نیچریت، ندویت، مودودیت، تبلیغیت بدمذہب جماعتیں ہیں۔ اسلام کی زمین پر خود رو پودے جھاڑ جھنکاڑ کی طرح اگ آئی ہیں۔ ہاں شیعت کی شناخت کچھ نہ کچھ، کہیں نہ کہیں ضرور قائم تھی۔ مگر ایسی تھی جیسی تاریک رات میں جگنو کی چمک۔

تاریخ کا جائزہ: تاریخِ اسلام کا جائزہ لیجئے۔ ہر دور میں حالات ابتر ہوئے ہیں۔ مگر پھر اسلام ایک نئی قوت، نئے عزم کے ساتھ ابھرا ہے۔ تاریخ گواہ ہے۔ اگر سیمانچل کے حالات ابتر ہیں یا مایوس کن ہیں۔ تو اپنے کو حالات کے حوالہ کر دینا یا مایوس ہو کر بیٹھ جانا دانشمندی نہیں، دنیاوی نقصان تو ایک پل برداشت کیا جا سکتا ہے، مگر دینی ایمانی نقصان، بہر قیمت گوارہ نہیں ہو سکتا، دانشمندی کا تقاضا ہے کہ اسی ابتری و مایوسی کے بطن سے امید و یقین

اور فتح وکامرانی کا سورج اگایا جائے۔ اندھیرے مٹائے جائیں، اجالے پھیلائے جائیں، صوفیا اور بزرگانِ دین کے خون پسینے سے سینچی ہوئی اس سرزمین کو سیلابِ بدعقیدگی سے بچایا جائے۔

☆......☆......☆

۲۵ رفروری ۲۰۱۷ء کو لکھے گئے چند جملے
کتاب 'تاج شریعت از مفتی شاکر رضا' پر تقریظ سے اقتباس

مولانا حامد رضا او مفتی شاکر رضا کا پیدائشی ووطنی تعلق سیمانچل کے ضلع اتر دیناج پور سے ہے اور گجرات کے شہر سورت میں جماعت اہل سنت کی صورت گری، تعلیم نسواں کے فروغ وارتقا میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ مولانا حامد رضا برکاتی صاحب ادارہ 'جامعۃ الزہرا' اون، سورت کے بانی وسربراہ ہیں اور مفتی صاحب اس کے صدر المدرسین وشیخ الحدیث ہیں۔ یہ وہی سیمانچل ہے، جہاں کی خاک خوش رنگ نے ہزاروں مہر وماہ کو جنم دیا۔ جن کی چمک دمک سے نہ معلوم کتنے بلاد ہند کی آنکھیں چمک اٹھیں اور خیرہ بھی۔ جی! یہ وہی دھرتی ہے، جس کے کھیت اگائے موتی اور آسمان برسائے لؤلؤ، ندی بہائے علم وفن کے گجرے وگلدستے اور ہوا بکھیرے خوشبو۔ مثالیں دے کر تحریر طویل نہیں کروں گا۔ ہاں! ایک مثال شارح کتب درسیہ حضرت مفتی محمد شبیر پورنوی زید مجدہ کی بس ہے۔ رخصت ہوتے ہوئے علمائے سیمانچل کی نذر ایک جملہ کرتا چلوں کہ جوانوں کو اپنی جوانی، حسینوں کو اپنے حسن، دولت مندوں کو اپنی دولت اور عالموں کو اپنے علم کا احساس و پندار کہیں نہ کہیں ضرور ہوتا ہے۔ لیکن علمائے سیمانچل اس احساس کی لذت سے ناآشنا ہیں۔ خدا کرے، ان کا خفتہ خفتہ سا یہ احساس آنکھیں مل کر جلد جاگ اٹھے۔

خیر اندیش:

غلام جابر شمس پورنوی، بمبئی

سیمانچل میں دینی دعوت کا آغاز وارتقا

کتاب 'سیمانچل: آج اور کل' مطبوعہ ۲۰۱۳ء کا ایک طویل، مگر فکر انگیز اقتباس

پانچویں صدی ہجری میں یہاں اسلام آیا۔ صوفیا اور مشائخ نے کام کیا۔ چھٹی اور ساتویں ہجری میں سہروردی بزرگوں نے یہ دعوت عام کی۔ ساتویں آٹھویں ہجری میں چشتی نظامی اکابر نے یہ تحریک خوب پھیلائی۔ نویں دسویں ہجری میں اس دعوت کی باگ ڈور سادات بازبیر، سادات مرزادیور کے ہاتھوں آئی۔ گیارہویں صدی ہجری میں یہ پرچم حضرت بندگی چمن بازار نے بلند کیا۔ فوجدارانِ پورنیہ اور نوابین انہیں کے دامن گرفتہ تھے۔ بارہویں صدی ہجری میں یہ کام شاہ حفیظ الدین رحمان پوری نے آگے بڑھایا۔ تیرہویں صدی ہجری میں یہ قیادت علامہ ظل الکریم بردوانی اور علامہ قادر بخش سہسرامی نے سنبھالی۔ چودھویں صدی ہجری کے نصف اول میں اس قیادت کا سہرا شاہ محمد یوسف رشیدی کے سر رہا۔ نصف آخر کی نمائندگی شیخ الاسلام ضیغم الملت زعیم العلما شاہ غلام محمد یسین رشیدی نے کی اور بھرپور نمائندگی کی۔

اور اب یہ نمائندگی وترجمانی کئی حضرات کے سر ہے۔ نصیر ملت شاہ محمد نصیر الدین چنامنا نے اپنی جولانگاہ اپنے علاقہ کو بنایا اور خوب کام کیا۔ علما کی فوج تیار کی۔ مفتی غلام مجتبی اشرفی شمس العلما بن کر ملک کے آفاق پر چمکتے رہے۔ باصلاحیت علما کی ٹیم قوم کو دی۔ علامہ خواجہ خواجہ مظفر حسین رضوی امام علم وفن بن کر آفاق عالم پر چھا گئے۔ قابل ترین علما وفضلا کے قافلے تیار کیے۔ حضرت مفتی محمد عبید الرحمن رشیدی سقراطِ عصر ہیں، بقراطِ دہر ہیں۔ وقت کے رازی وغزالی بھی ہیں۔ سارے ملک میں ان کے کارنامے پھیلے ہوئے ہیں۔ حضرت مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی فقیہ النفس ہیں، مناظرِ اہلِ سنت ہیں۔ ان کی خدمات کا دائرہ گنگا جمنا کی طرح بہتا ہوا ہے۔ پھیلتا ہوا ہے۔ خانقاہ ومدرسہ تکیہ رحمان پور کو استحکام انہی نے بخشا۔ دار العلوم حنفیہ کھگڑا کی مرکزی حیثیت انہی کے دم قدم سے قائم ہوئی۔ جامعہ نوریہ شیام پور مالدہ میں قائم کیا۔ اور اب کشن گنج میں زمین کا بڑا رقبہ لے چکے ہیں۔ تعمیری کام جاری ہے۔ حضرت مفتی حسن منظر قدیری اپنی گونا گوں صفات میں منفرد ہیں۔ تعلیم، تحریر، افتاء، شاعری، ہر طرح کی خدمت ہے۔ حضرت مفتی محمد ایوب مظہر رضوی جواب خدا کو پیارے ہو گئے، خدا ان کے مرقد پر رحمت وغفران کی بارش برسائے، مفکر اسلام بن کر ایشیا سے افریقہ تک پھیل گئے تھے۔ تدریس وفتوی نویسی کا لوہا ملک سے منوایا۔ خطابت کا جوہر، زباندانی کا شعور ہر ایک کو مسلم تھا۔

انجمن اسلامیہ کشن گنج قائم شدہ ۱۹۰۷ء ہماری تھی۔ یہ پورے بہار کی سب سے پہلی انجمن تھی، لیاقت حسین مختار نے قائم کی تھی۔ آج وہ ایک مضبوط مالدار تعلیمی ادارہ ہے۔ غیروں کے قبضہ میں ہے۔ انجمن اسلامیہ پورنیہ یہ بھی ہماری تھی۔ لائن بازار کی خزانچی مسجد ہماری تھی۔ آج سے بیس سال پہلے ہمارا امام تھا۔ دار العلوم لطیفی کٹیہار ہمارا تھا۔ زمین اور سارا سرمایہ اہل سنت کا لگا تھا۔ کٹیہار میڈیکل کالج، اسپتال کا سربراہ کٹیہاری نہیں، ڈاکٹر سید حسن نے کشن گنج میں 'انسان اسکول' قائم کیا۔ تعلیمی انقلاب برپا کیا۔ یہ بھی کشن گنجوی نہیں۔ کشن گنج میں 'مرواڑی

کالج' ہے۔ زمین، علاقہ، اساتذہ، طلبہ سب کشن گنج کے اور کشن گنج میں مرواڑی دو فیصد بھی نہیں، مگر کالج ان کے نام کا۔ بہادر گنج میں جو کالج ہے۔ اس کا بھی یہی حال ہے۔ نام 'نہرو کالج'۔ نام وام سے ہمیں کوئی غرض ہے، نہ اعتراض، کام تو ہمارا ہی ہوتا ہے۔ فائدہ تو ہمیں کو ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ سیمانچل کے علما اور دانشوران نے آخر کیا کیا۔ یہ ہوش کا ناخن کب لیں گے۔ بیدار کب ہوں گے اور وقت کی رفتار کا ساتھ کب دیں گے۔ حالات کی نبض بیٹھ رہی ہے اور یہ سو رہے ہیں۔ بس یہ امر بہت تشویشناک ہے۔

یہ تو بہت پہلے ہونا تھا۔ خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ مسلم یونیورسٹی کی شاخ ہزار دقتوں کے بعد کشن گنج میں بن رہی ہے۔ حالیہ اخباری رپورٹ کے مطابق سنٹرل گورنمنٹ نے ملک بھر میں پانچ یونیورسٹیوں کی تجویز پاس کی ہے۔ ان میں ایک سیمانچل میں بننے والی ہے۔ یہ حوصلہ افزا بات ہے۔ ان دو اداروں سے وہاں کی شرح خواندگی یقیناً بڑھے گی۔ تدریسی وغیر تدریسی اساتذہ وعملہ کی ہزاروں کی تعداد میں بحالی ہوگی۔ تعلیم یافتہ بے روزگار افراد کا مسئلہ بھی حل ہوگا۔ جہالت، پس ماندگی پسپا ہوگی۔ بے کاری اور بے روزگاری اپنی موت آپ مرے گی۔

جب سے بعض مدارس کا الحاق مدرسہ بورڈ پٹنہ سے ہوا ہے۔ مدارس کے جسم سے تعلیمی روح نکل گئی ہے۔ کسی بھی مدرسہ میں با قاعدہ تو دور کی بات، بے قاعدہ بھی تعلیم نہیں ہوتی۔ جب ان مدارس میں ملازمت کرنے والے سب نہیں، مگر اکثر علما جھوٹ بولیں۔ رشوت دیں اور لیں، تو پھر دین کا خدا حافظ، سیمانچل میں ضرورت بھر اسکول، کالج موجود نہیں، خال خال دور دور جو بھی ہیں۔ ان اسکولوں اور کالجوں میں بھی تعلیم وتدریس کا کوئی سسٹم نہیں۔ بنچ، تپائیاں، مرثیہ خواں ہیں۔ کلاس روم میں گرد جمی ہے۔ نتیش کمار حکومت نے آنگن واڑی، بال واڑی کھلوائی ہے۔ کھان پکوان، کھچڑا، سواری ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی ہے۔ مگر معاملہ وہی ڈھاک کے تین پات، کھچڑا اور پکوان کے نام پر جو گرانٹ آتی ہے۔ ان کا ایک آنہ استعمال ہوتا ہو، تو ہوتا ہو۔ بقیہ رقم کہاں ہضم ہوتی ہے۔ خدا معلوم۔ آنگن واڑی، اسکول، کالج سے لے کر مدارس تک یہی حال ہے۔ غیر مسلم اساتذہ وانتظامیہ سے گزارش ہے۔ کھانا ہے، تو کھائیں، مگر حسن کارکردگی کا مظاہرہ بھی تو کریں۔ پڑھائیں بھی تو۔ تب نا دیش ترقی کرے گا۔ مسلم اساتذہ وانتظامیہ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ ذرا اپنا ضمیر کو جگائیں۔ آپ حیوان وجانور یا کنکر پتھر نہیں، کہ بعد موت کچھ نہیں ہوگا۔ آپ انسان ہیں، وہ بھی مسلمان اور اشرف المخلوقات۔ امانت وصداقت آپ ہی کا وصف ہے۔ اپنی ذمہ داری اور دیانتداری کا ثبوت دیں۔ طلبہ کی زندگی سے کھلواڑ نہ کریں۔ قومی سرمایہ کا استحصال نہ کریں۔ خوب یاد رکھیں۔ کل قیامت میں کڑا سوال ہوگا۔ آپ کو جواب دہ ہونا ہوگا۔

عصری تعلیم یافتہ افراد: دین کی فکر اور ملت کی بقا، یہ صرف علمائے دین کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ ذمہ داری ملت کے ہر فرد کی ہے۔ اپنے آپ اور دین وملت کا مسئول ہر شخص ہے۔ عصری تعلیم یافتہ افراد، جو معاشی اعتبار سے قدرے بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے، ہر کام علمائے کرام کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ یہ بہر صورت بہتر ہے، نہ مناسب ہے۔ یہ افراد گورنمنٹ کی ملازمت کرتے ہیں یا پھر اچھی تجارت اور کاروبار کرتے ہیں یا پھر سیاسی سماجی کارکنان بنتے ہیں۔ لیکن جتنی فکر وہ اپنی ملازمت، تجارت یا سیاست

کے بارے میں کرتے ہیں، اتنی فکر دین، ملت، امت، جماعت کے تعلق سے نہیں کرتے۔ بہت سے افراد پٹنہ، علی گڈھ، دہلی کی یونیورسٹیوں، کالجوں میں پڑھاتے ہیں اور خوشحال زندگی گزارتے ہیں۔ یہ اگر ان اداروں میں زیرِ تعلیم سیمانچل کے طلبا کی یونین بنادیں، خود ان کی سرپرستی کریں اور انہیں دین و مذہب اور ملک و وطن کی خدمت کے لیے تیار کریں۔ عملی تجربہ کرائیں۔ کچھ فنڈ لگے، تو لگائیں بھی۔ کچھ جیبِ خاص سے، کچھ پبلک ڈونیشن سے، تو بہت سارا کام سرانجام پاسکتا ہے۔ یہی نوجوان، جن کے ہاتھوں میں آنے والا وقت ہے۔ پہلے سے تیار رہیں گے۔ ذہن سازی اور عملی تجربہ ہو کے رہے گا۔ تب وہی کل ہمارے سپاہی، سالار، سپہ سالار بن جائیں گے۔ پتھر جب تک پتھر ہے، خس و خاشاک کی مثل ہے۔ جب ذرا شیپ، شکل دے دی گئی۔ تراش خراش کر دی گئی۔ تو پھر وہ شوروم، نگارخانہ کی زینت بن جاتا ہے۔ سیمانچل کے ٹیچرس، لکچرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور بیرسٹرز اس نکتہ پر غور کریں۔ یہ کام وہ مذہبی فریضہ، دین و شریعت کی خدمت سمجھ کر کریں اور ضرور کریں۔ ایک آدھ عشرہ میں بھاری تبدیلی پیدا ہوگی۔

جو افراد تجارت یا کاروبارِ سیاست سے وابستہ ہیں۔ وہ بھی کارِ دین سے لاپرواہ نہ ہوں۔ اپنے اپنے دائرہ اثر و رسوخ میں اپنی ملی مذہبی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ یاد رہے۔ اکیلے خوش رہنا، خوش حال ہونا، بازار سیاست کا کھنکتا سکہ بن کر چمکتے رہنا۔ کامیابی نہیں، معیارِ زندگی نہیں، کامیابی جب ہے کہ آپ دین پر عمل کریں، دین کو چمکائیں۔ ملت کو چمکائیں۔ وطن و ملک کو چمکائیں۔ آپ خوش حال رہیں۔ معاشرہ نڈھال رہے۔ سماج و سوسائٹی زبوں حال رہے۔ پھر یہ خوش حالی کس کام کی۔ یہ مالداری اور سرمایہ کاری کس مرض کی دوا ہے؟ یہ سیاست کی گرم بازاری یا کالا بازاری کس بات کی۔ ارے۔ ہم چودھویں صدی ہجری اور اکیسویں صدی عیسوی کے تپتے ماحول میں جیتے ہیں۔ تھوڑی سی مسلمانی۔ اس میں بھی آنا کانی۔ یہ کیا تک کی بات ہے؟۔

اسلام کا شورائی نظام: مذہب اسلام شورائیت پسند ہے۔ اس کی فطرت میں اجتماعیت ہے۔ وحدت و اتفاق ہے۔ نبی کریم، خلفاءِ راشدین، صحابۂ کرام کی سیرت میں یہ نمونہ جلی خط میں موجود ہے۔ زمان و مکان کی دوری نے ہمیں بہت دور پھینک دیا ہے۔ نہ شورائیت ہے، نہ شورائیت پسندی، نہ اجتماعی قوت ہے، نہ اتحاد و اتفاق کی رمق، ہم بکھر گئے ہیں۔ ٹوٹ پھوٹ کر چیتھڑے چیتھڑے ہو گئے ہیں۔ شوکت، سطوت، ہیبت، رعب و داب سب ہم سے روٹھ گیا ہے۔ نتیجہ میں ذلت، خواری، بے وزنی، نکبت، ادبار ہمارا مقدر بن گیا ہے۔ اگر عظمتِ رفتہ اور شوکتِ برگشتہ کی بازیابی چاہئے۔ ملک و ملت میں باوقار زندگی چاہئے۔ تو ہمیں اسلام کا شورائی نظام واپس رائج کرنا ہوگا۔ اجتماعی ذہن پیدا کرنا ہوگا۔ بکھرے خوشے چن چن کر خالی کھلیان بھرنا ہوگا۔ تنکے چن چن کر آشیانہ پھر سے تعمیر کرنا ہوگا۔ بھٹکے ہوئے آہوؤں کو سوئے حرم بلانا ہوگا۔

یہ بہت پتہ ماری کا کام ہے۔ دقت طلب اور دشوار کن کام ہے۔ مگر بگڑے حالات کے ہاتھوں اپنے آپ کو حوالہ کر دینا، نہ عقلمندی ہے، نہ دانشمندی۔ دانشمندی کا تقاضا ہے کہ ٹوٹے شیشوں، بکھری کرچیوں کو جمع کر کے دوبارہ پگھلا کر پھر آئینہ ڈھالنا ہوگا اور یہ کام ذرا بھی مشکل نہیں۔ آئینہ سازی اور حنابندی ہنرمند ہی کرتے ہیں۔ ہنرمند، دردمند افراد ملت یہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ دیکھئے۔ موسم خزاں میں درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ موسم بدلتے

ہی پھر سے نئے برگ و بار آجاتے ہیں۔ بدلتے موسم کے حساب سے پرندے نئے نئے نشیمن بناتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اسلامی نظام بار بار بکھرا ہے، دینی شیرازہ منتشر ہوا ہے۔ پھر سے یکجا ہو گیا ہے۔ مجتمع ہو گیا ہے۔ تلخ حالات سے مایوس نہ ہوں۔ مایوسی کے بطن سے امید و یقین کا سورج طلوع ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی ذات سے امید ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے۔ بکھری قوت، ٹوٹی شوکت پھر سے بحال ہو جائے۔ ہم یکجا و متحد ہو جائیں۔ وقت کی پکار ہے کہ ہم منظم و مجتمع ہو جائیں۔ پنچایت، تحصیل، ضلعی، صوبائی اور ملکی سطح پر ہم ایک ہو جائیں۔ ایک پرچم تلے جمع ہو کر اپنا کام شروع کر دیں۔

تنظیمی ڈھانچہ: ایک کہاوت ہے۔ اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ اس پر غور کیجئے۔ ریت، کنکر، پتھر، تنکا، جب یہ الگ الگ ہے۔ پاؤں کی ٹھوکر میں ہے۔ جوتیوں کی نوک پر ہے۔ جب یہ یکجا ہوتے ہیں۔ تو ریت تودہ بن جاتی ہے۔ کنکر پتھر سے دیوار اور پہاڑ بنتا ہے۔ تنکا آشیانہ بن جاتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں یہ کہاوت بہت رائج ہے۔ دس کی لاکھی، ایک کا بوجھا۔ بلا تمثیل دیناج پور والوں سمیت اہل سیمانچل سے سفارش کروں گا کہ وہ تنظیم قائم کریں۔ بستیوں کو پنچایت، پنچایت کو تحصیل سے اور تحصیل کو ضلع سے جوڑ دیں۔ ہر سطح کی کمیٹی بنائی جائے۔ نیچے والی کمیٹی اوپر والی کمیٹی کی اطاعت کرے اور مرکزی کمیٹی، جو ضلعی ہوگی۔ وہ سب کی قیادت کرے۔ افراد کو خانوں میں تقسیم کیا جائے۔ جو جس پوزیشن کے ہوں۔ ان سے اسی طرح کا کام لیا جائے۔ مثلاً علما کی الگ تنظیم ہو، دینی طلبہ کی الگ تنظیم ہو۔ اسکول کالج کے طلبہ کی الگ تنظیم ہو۔ عوامی سطح کی الگ کمیٹی ہو۔ تجارت پیشہ اور ملازمت پیشہ افراد کی الگ کمیٹی ہو۔ یہ کمیٹی سرمایہ کی فراہمی میں ہمدردانہ رول ادا کرے۔ غور و فکر کر کے باہم رائے مشورے سے نہایت خلوص و خاکساری سے کام کیا جائے۔ پھر آگے کی راہیں خود بہ خود روشن ہوتی رہیں گی اور طرح طرح کا کام ہوتا رہے گا۔ کوئی کمیٹی مدارس کا خیال رکھے۔ کوئی کمیٹی مساجد کی دیکھ بھال کرے، کوئی کمیٹی دینی عصری غریب طلبہ کی اسکالرشپ جاری کرے، کوئی کمیٹی حفظانِ صحت کا شعبہ سنبھالے۔

کوئی کمیٹی یتیم و بیوہ کی کفالت کی کوشش کرے، کوئی کمیٹی جوان بچیوں کی شادی کا انتظام کرے۔ کوئی کمیٹی جلسے جلوس، گیارہویں، بارہویں کا پروگرام، کوئی کمیٹی لائبریری اور اسٹڈی سرکل قائم کرے، کوئی ادبی ذمہ داری سنبھالے، کوئی کمیٹی لٹریچر شائع کرے، کوئی کمیٹی اخبار جاری کرے، کوئی کمیٹی سیاسی امور دیکھے۔ غرض ہر طرح ملی مذہبی رفاہی فلاحی کام کیا اور کرایا جائے اور مل جل کر کام کرنے کی ذہنیت کو سراہا جائے۔ مفت خوروں، کمیشن خوروں، تخریب کاروں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ایسے عناصر نے ہر مقام کے سماج کو کھوکھلا کمزور کر کے رکھ دیا ہے۔ برائیوں کا خاتمہ اور جرائم کا سدِ باب ہونا چاہئے۔ نیکیوں کا فروغ اور اچھائیوں کا عروج ہونا چاہئے۔ جہیز کے ناسور کو ختم کیجئے۔ طلاق کے معاملات کو حسن تدبیر سے نپٹایئے۔ دھیان رکھئے۔ کوئی گھر اجڑنے نہ پائے۔ زمین جائداد کے جھگڑے اور مقدمہ بازیوں سے ہر حال میں پرہیز کیجئے۔ سودی لین دین اور رشوت کی کالا بازاری سے ایسے بھاگیئے، جیسے شیطان اذان سن کر بھاگتا ہے۔

وطن سے باہر جو لوگ رہتے ہیں۔ مثلاً کلکتہ، پٹنہ، دہلی، پنجاب، گجرات، مہاراشٹر، حیدر آباد، بنگلور وغیرہ میں،

ہر شہر میں وہ سب مل کر اپنی تنظیم بنائیں۔ جس میں علما، طلبہ، تجارت پیشہ، ملازمت پیشہ، مزدور اور مالک وسیٹھ سب شامل ہوں۔ لاکھوں لاکھ لوگ مختلف شہروں میں قیام پذیر ہیں۔ روزی روٹی کماتے، کاروبار کرتے ہیں۔ گھر سے وہ بے گھر ہیں۔ پردیس میں مسائل بڑھ جاتے ہیں، خصوصاً کاروباریوں کے اور جن مزدوروں کے۔ پھر یہ کہ باہر آکر بچے اور جوان بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حیات، موت، دکھ درد، بیماری وعلاج، لین دین کے معاملات اور بہت کچھ مسئلے کبھی بگڑ جاتے ہیں۔

اس طرح کے مسائل ومعاملات کا حل مذکورہ تنظیم کرے۔ خدمت خلق کیجئے۔ پیام انسانیت عام کیجئے۔ مظلوموں کی دادرسی کیجئے۔ دکھیاروں کا آنسو پونچھیے۔ مذہب کی وفاداری اور شریعت کی پاسداری کیجئے۔ جماعت اہل سنت کے مرکزی دھارے اور مرکزی تھیم سے بالکل مضبوطی سے جڑے رہیے۔ زکوۃ بہر صورت ادا کیجئے۔ صدقات وخیرات کی عادت ڈالئے۔ یہ بلاؤں کو ٹالتی ہے۔ اپنی پاک کمائی کا کچھ حصہ اپنے غریب محتاج ضرورت مند بھائی بہنوں پر ضرور خرچ کیجئے۔ عثمان بنئے، قارون نہ بنئے۔ یاد رکھیے۔ تنظیم قائم کرنا ہرگز نہ بھولئے۔ یہ ایک ایسی قوت مؤثرہ نافذہ ہوگی۔ جس کے بہت سے فوائد واثرات اور مفادات ومصالح ظاہر ہوں گے۔
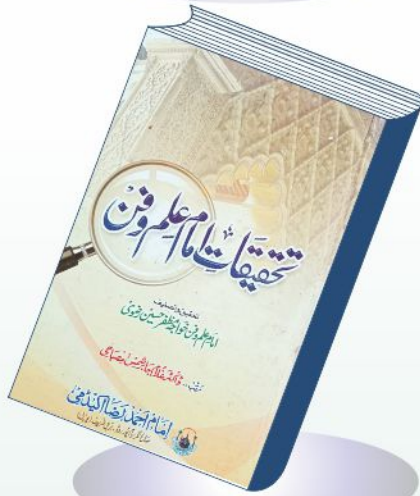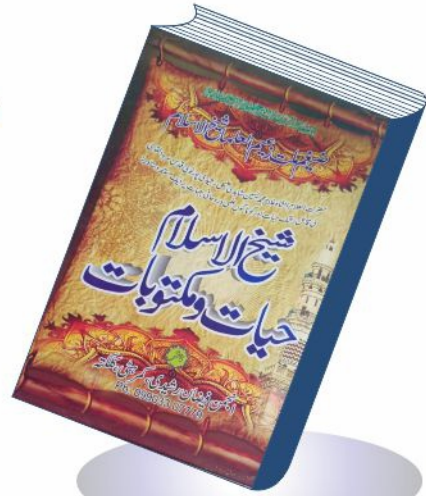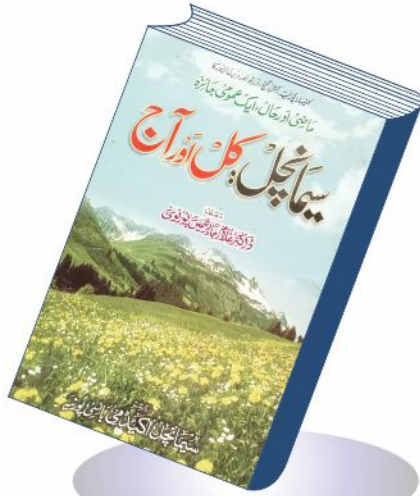
سیمانچل کی تاریخ پر گراں قدر مطبوعہ کتب کا عکس

سیمانچل کل اور آج

شیخ الاسلام حیات و مکتوبات

تحقیقات امام علم و فن

کاملانِ پورنیہ

سفر خوشبو دریش کا

کاملانِ پورنیہ

فاتحہ مروجہ کی حقیقت
اسلامی
آداب دسترخوان
تاریخ پورنیہ
معجزہ قدم رسول
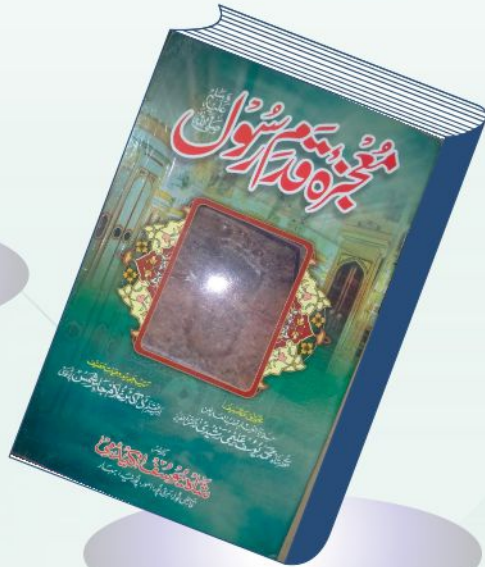
سیمانچل تحقیقاتی سیریز: کتب ومقالات کی فہرست

ازقلم: ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی

☆......کتابیں:

(۱) کاملان پورنیہ، جلداول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، صفحات: ۴۹۶
(۲) سفرخوشبودیش کا، معروف بہ سفرنامۂ پورنیہ، طبع اول بمبئی، ۲۰۱۱ء، صفحات: ۱۴۴
(۳) تحقیقات امام علم وفن [مقالات ومضامین خواجہ مظفر حسین] طبع اول بریلی شریف ۲۰۱۲ء، صفحات: ۲۷۴ طبع دوم کراچی ۲۰۲۱ء، صفحات: ۶۴۸
(۴) سیمانچل: کل اور آج، طبع اول، بائسی، پورنیہ، ۲۰۱۳ء، صفحات: ۳۲
(۵) شیخ الاسلام: حیات ومکتوبات (شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی) طبع اول، کلکتہ ۲۰۱۵ء، صفحات: ۳۶۸
(۶) کاملان پورنیہ، جلددوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، صفحات: ۵۱۲
(۷) نالج سیٹی: تعارف، مقاصد، طریقۂ کار، طبع بمبئی وکشن گنج ۲۰۲۳ء، صفحات: ۴۴
(۸) سیمانچل تحقیقاتی سیریز: مختصر جائزہ، شاہ ریان رضا، طبع بمبئی وکشن گنج ۲۰۲۳ء، صفحات: ۲۰
(۹) حیات حفیظ کا درخشاں پہلو، شاہ حفیظ الدین رحمان پوری، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰۔
(۱۰) حیات قطب پورنیہ، تذکرہ شاہ محمد یوسف رشیدی، زیر طبع، صفحات: ۲۵۰
(۱۱) حیات مظہر، تذکرہ مفتی محمد ایوب مظہر رضوی، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰
(۱۲) آئینۂ سیمانچل، سیمانچل کے مسائل اور ان کے حل کی ممکنہ صورتیں، زیر طبع، صفحات: ۲۰۰۔

☆......جلالۃ العلم شاہ محمد یوسف رشیدی [وفات ۱۹۴۶ء] کی کتابوں کی تلاش، دریافت، اور ترتیب جدید وطباعتی جدوجہد کی ایک ہلکی سی کہانی یہ ہے۔ تفصیل کے لیے 'سفرنامۂ پورنیہ' وغیرہ دیکھیں:

(۱) تاریخ پورنیہ، حصہ اول، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، وترتیب جدید وطبع دوم شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ ۲۰۱۷ء، صفحات: ۱۸۲
(۲) معجزۂ قدم رسول، دریافت وترتیب جدید وطبع اول شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، ۲۰۱۸ء، صفحات: ۴۸
(۳) آداب دسترخوان، طبع اول بحیات مصنف، وتلاش وترتیب جدید وطبع دوم، شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، بہار ۲۰۲۰ء، صفحات ۵۶ وطبع سوم جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان ۲۰۲۱ء صفحات: ۵۶
(۴) فاتحہ مروجہ کی حقیقت، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، تلاش وطبع دوم شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ
(۵) دیوان رشیدی، کلام شاہ محمد یوسف رشیدی، تلاش ودریافت وکتابت وتزئین زیر طبع، صفحات: ۲۵۰

☆......موجودہ علمائے سیمانچل کی کتابوں پر تقریظ، تقدیم، تاثر یا نظر ثانی:

(۱) 'تاج شریعت' (ترجمہ منیۃ المصلی) مترجم مفتی شاکر رضا رضوی، طباعت: اون پاٹیہ، سورت، گجرات ۲۰۱۷ء
(۲) فکر رضا کے اصلاحی پہلو، مؤلفہ مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی پورنوی، طبع بھیونڈی، ۲۰۲۱ء
(۳) زینت الاتقیا: احوال وآثار، (مفتی محمد زین الدین اشرفی) مرتبہ مفتی ابرار احمد مصباحی کشن گنجوی، طباعت، کٹیہار: ۲۰۲۲ء
(۴) یہ ڈنکے کی چوٹ ہے، بحوالہ شاہ حفیظ الدین رحمٰن پوری، ازقلم: مولانا ساجد رضا قادری، طباعت بارسوئی کٹیہار ۲۰۲۲ء

☆......مضامین ومقالات:

(۱)...... برہان پورنیہ شاہ حفیظ الدین لطیفی: ایک صدرنگ شخصیت، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء، ب: شاہ محمد حفیظ الدین اور جہان علم ودانش، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل، ج: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، مئی ۲۰۱۲ء، د: مقالات عرفان حفیظ، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل
(۲) امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، الف: مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، ب: امام علم وفن

حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، مشمولہ 'تحقیقات امام علم وفن، مرتبہ غلام جابر شمس، طبع اول بمبئی ۲۰۱۲ء، ج: مع اضافات کثیرہ، کاملان پورنیہ، جلد دوم طبع بمبئی ۲۰۱۶ء، د: 'تحقیقات امام علم وفن، طبع دوم، کراچی ۲۰۲۱ء۔

(۳) مفتی محمد طیب رشیدی، مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، ب: کاملان پورنیہ، جلد دوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء۔

(۴) اب دیکھا میں نے اپنا گھر: پورنیہ کی علمی سیر، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء، ب: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، ۲۰۰۹ء، ج: کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، د: 'سفر خوشبودیش کا' معروف بہ سفرنامہ پورنیہ، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۵) مولانا کرامت حسین تمنا: حیات وشاعری، الف: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی فروری ۲۰۱۱ء ب: کتاب 'کاملان پورنیہ' جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۶) سیمانچل کا تاریخی، سیاسی ومذہبی تحقیقی جائزہ، محررہ ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۲ء، مشمولہ ومجوزہ 'سیمانچل سنی کانفرنس' آٹھ ورقی مطبوعہ کتابچہ ۲۰۱۳ء۔

(۷) سیمانچل اوراس کے مسائل کے حل کی ممکنہ صورتوں پر فکر انگیز خاص 'انٹر یو' جس میں دینی وعصری تعلیم، تجارتی ومعاشی مسائل پر بھر پور روشنی ڈالی گئی ہے اور بطور خاص وہاں مسلم اکثریت کی بنا پر مجلس اتحاد المسلمین حیدرآباد کے طرز پر مسلمانوں سے اپنا سیاسی پلیٹ فارم بنانے کی تجویز دی اور شفارش کی ہے۔ کیوں کہ تعلیم، معیشت، سیاست اور صحافت کسی بھی زندہ قوم کی باوقار لائف لیول کے لئے بنیادی ستون ہے۔ مشمولہ ششماہی 'وجدان' دیناج پور، دسمبر ۲۰۱۳ء تا مئی ۲۰۱۴ء، ص: ۳۶؍تا ۳۹؍زیر اہتمام انجمن فروغ علم وادب گنجریا بازار، اسلام پور، ضلع اتر دیناج پور، بنگال۔

[۸] سیمانچل کے مدارس اہل سنت، الف: سالنامہ 'روشنی' ویشالی، بہار کا 'مدارس بہار نمبر' ۲۰۱۵ء، ب: سالنامہ فکر ملت میرا روڈ بمبئی ۲۰۱۵ء، ج: مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۵۳ تا ۴۶۵۔

(۹) بنگال وبہار کا چند روزہ علمی دورہ، ۲۷؍اگست تا ۸؍ستمبر ۲۰۱۵ء، مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۸۳ تا ۴۹۲

[۱۰] 'سیمانچل کے مسائل اوران کا حل مطبوعہ ششماہی 'وجدان' اتر دیناج پور اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ء۔ انتخاب از 'سیمانچل: آج اور کل' طبع اول بائسی، پورنیہ ۲۰۱۳ء۔

[۱۱] شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی، الف: ماہنامہ 'پیغام شریعت' دہلی اپریل ۲۰۱۶ء، ب: ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، جون ۲۰۱۶ء ج: کتاب شیخ الاسلام شاہ غلام یٰسین رشیدی: حیات ومکتوبات، طبع کلکتہ ۲۰۱۶ء میں شامل۔

(۱۲) خانقاہ رشیدیہ، جون پور شریف: تعارف وپورنوی تناظر، ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، قسط اول فروری، قسط دوم مارچ، قسط سوم اپریل ۲۰۱۶ء

(۱۳) سیمانچل میں خشک سالی یا سیلاب کی تباہ کاریاں، الف: ماہنامہ کنز الایمان دہلی ۲۰۱۷ء، ب: مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۷۲ تا ۴۸۲۔

(۱۴) سیمانچل میں صحافت کا آغاز وارتقا، مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، ص: ۴۶۶ تا ۴۷۱۔

(۱۵) مفتی حسن منظر قدیری: اک شہرستان علم وفن، الف: کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع بمبئی، ۲۰۱۱ء، ص: ۳۷۳ تا ۳۸۳، ب: شخص و عکس: امام احمد رضا: نعت گوئی کے آئینے میں، مصنفہ مفتی حسن منظر قدیری، طبع غوث الوری اکیڈمی، کلیان، مہاراشٹرا، ۲۰۱۴ء، ص: ۶ تا ۱۶، ج: فردوس خیال' نعتیہ مجموعہ مفتی حسن منظر قدیری، طبع غوث الوری اکیڈمی، کلیان، مہاراشٹرا ص: ۵ تا ۱۶۔

(۱۶) مفتی حسن منظر قدیری: اک شہرستان علم وفن، جدید مضمون مع مکتوبات وتحریرات مفتی حسن منظر قدیری، مشمولہ سہ ماہی 'المختار' کلیان، مہاراشٹرا کا 'کنز الدقائق نمبر' فروری ۲۰۲۲ء، ص: ۹۳ تا ۱۰۳۔

(۱۷) فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی، مع مکتوبات وتحریرات، سہ ماہی 'عرفان رضا' مرادآباد، یوپی، جنوری تا مارچ ۲۰۲۳ء۔

(۱۸) قدیم شعرائے پورنیہ (تعارف وتذکرہ) محررہ ۲۰۱۴ء، غیر مطبوعہ

(۱۹) درگاہ شریف شاہ عظمت اللہ چشتی، باز بیریا، بائسی، پورنیہ، محررہ ۲۰۱۷ء، غیر مطبوعہ

☆......☆......☆

قلعہ:
جلال گڑھ، پورنیہ

درگاہ شریف:
چمنی بازار، پورنیہ

درگاہ شریف جلکی، کٹیہار

درگاہ شریف جلکی، کٹیہار

ریلوے جنکشن، کٹیہار

درگاہ شریف جلکی، کٹیہار

نواب سید عطا حسین

حویلی نواب کھگڑا کی حویلی

تاریخ میں پہلی بار، ایک نئی تحریک، نیا آغاز

نالج سیٹی، کشن گنج

(مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی)

سیمانچل کی ہمہ جہت تعمیر و ترقی کے لیے ایک کثیر المقاصد منصوبہ

یہ ایک طویل مدتی، کثیر المقاصد منصوبہ ہے، جو چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلا مرحلہ، جس کے لیے دس ایکڑ زمین کی خریداری طے ہو چکی ہے۔ یوں ہی اگلے مراحل بھی طے کیے جائیں گے۔ پہلے مرحلے کا نقشہ یہ ہے:

ARCHITECT'S DETAILS: ClientsVision ARCHITECTURE & INTERIOR
+91 7021 4380 39
+91 7021 4380 39
contact@clientsvision.com
www.clientsvision.com

1	DROP-OFF POINT	7	PLAY AREA	12	GARDEN
2	MAIN ENTRANCE	8	MOSQUE	13	TEACHING STAFF RESIDENCE
3	CAR PARKING	9	WUZU KHANA & SPECIAL SUFI HOUSE	14	GUEST HOUSE
4	BUS PARKING				
5	GOVERNMENT ROAD	10	BOY'S HOSTEL	15	GIRL'S HOSTEL
6	ACADEMIC BUILDING	11	NON-TEACHING STAFF RESIDENCE	16	PRINCIPAL RESIDENCE

M.B.R EDUCATION CAMPUS KISHANGANJ
DESIGN CONCEPT OPTION-4

ClientsVision ARCHITECTURE & INTERIOR
Approved by:
Ar. Mohtamim Ahmad

زیر انتظام **مرکز برکات رضا**

ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رجسٹرڈ، میرا روڈ، بمبئی

میدان عمل: کشن گنج، سیمانچل، بہار، انڈیا

فون نمبر: ۸۶۵۲۴۳۱۷۶۵ / ۹۱۳۷۵۳۵۳۷۶

ای میل : www.mbreducampus.com

ویب سائٹ : Email:info@mbreducampus

KNOWLEDGE CITY, KISHANGANJ

(Proposed IMAM AHMAD RAZA UNIVERSITY)

MODERN & ISLAMIC EDUCATION ALL UNDER ONE ROOF

A CITY OF KNOWLEDGE FROM WHEREIN YOU WILL ACHIEVE HERE AND HEREAFTER

Reg. No. E23822/06

First Phase layout

PROPOSED PLAN FOR M.B.R EDUCATION CAMPUS

ARCHITECT'S DETAILS:

1 DROP-OFF POINT
2 MAIN ENTRANCE
3 CAR PARKING
4 BUS PARKING
5 GOVERNMENT ROAD
6 ACADEMIC BUILDING
7 PLAY AREA
8 MOSQUE
9 WUZU KHANA & SPECIAL SUFI HOUSE
10 BOY'S HOSTEL
11 NON-TEACHING STAFF RESIDENCE
12 GARDEN
13 TEACHING STAFF RESIDENCE
14 GUEST HOUSE
15 GIRL'S HOSTEL
16 PRINCIPAL RESIDENCE

M.B.R EDUCATION CAMPUS KISHANGANJ
DESIGN CONCEPT OPTION-4

ClientsVision
ARCHITECTURE & INTERIOR

Approved by:
Ar. Mohtamim Ahmad

Managed By :

Markaz Barakat-e-Raza Educational And Charitable Trust

Mira Road, Mumbai-401107

Email: info@mbreducampus.com Mob : +91-9137535376 / 9869328511
www.mbreducampus.com